کرم کی برکھا
دُکھوں، غموں، پریشانیوں اور مسائل سے نجات پائیں
درود وسلام پڑھیں

امام العاشقین میلاد

رحمۃ اللہ

شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری

کا مشن اور اوّلین مقصدِ حیات

محفل میلاد

سالانہ

عظیم الشان

14 ربیع الاوّل

11 اکتوبر 2022

بروز منگل بعد نمازِ عشاء

بمقام

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

لاحی الیہ

جگر گوشۂ جانشینِ گنج کرم، وارثِ کرم

قاسمِ میراثِ گنج کرم

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

YouTube/karmanwala

www.karmanwala.com

Like /Hazratkarmanwala

/Babajee.karmanwala

شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کے فرمودہ خانقاہی نظام کا تسلسل

خدمتِ خلق

اِمداد برائے متاثرین

بارش و سیلاب

Like /Hazratkarmanwala

جنوبی پنجاب بالخصوص تونسہ شریف، سندھ اور بلوچستان

سینکڑوں قیمتی جانیں چلی گئیں فصلیں تباہ اور مال مویشی ہلاک ہو گئے

روتے بلکتے بچے، تباہ حال عمر رسیدہ بوڑھے اور پریشان لوگ

بے یارو مددگار ہزاروں افراد بھوکے پیاسے دربدر ہیں

Like
/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

ہماری طرف سے فی الفور امداد کے منتظر ہیں

پانی کی بوتلیں، خشک راشن، چاول کی دیگیں، خیمے، ترپال، ادویات، خوراک، کپڑے

امدادی سامان حضرت کرماں والا شریف او کاڑا پہنچائیں یا مالی تعاون بذریعہ جازکیش 0321-4471746 بھیجیں

الداعی پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ"

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

مرکز رشد و ہدایت

سرچشمہ فیوض و برکات، منبع انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا سے 3 روزہ

تبلیغی وفود

ہر ماہ کے دوسرے جمعہ

بعد نماز جمعہ روانگی

سال بھر میں کم از کم ایک بار ضرور شمولیت کریں

باقی گیارہ ماہ اپنے علاقے میں تبلیغ کریں

الداعی

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

شعبہ تبلیغ و تربیت آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

Education, Service, Guidance

مڈل و میٹرک پاس
طالبات کے لیے

عالمہ فاضلہ درسِ نظامی کلاسز میں

داخلہ شروع

الحمدللہ

تنظیم المدارس بورڈ سے الحاق شدہ

Like /Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

حضرت کرماں والا گرلز کالج اینڈ یونیورسٹی

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

کے خانقاہی نظام کی تاریخی روایت کے تسلسل میں

ضرورت مند، نادار

مساکین، یتیم اور مستحق افراد کیلئے

طیبی لنگرخانہ

ہر سوموار لنگر کا انتظام

بوقت: عصر تا مغرب

زیر سرپرستی

بابا جی پیر سید

میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر نگرانی

جگر گوشہ جانشین گنج کرم، وارث کرم، قاسم میراث گنج کرم

پیر سید شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

برائے ایصال ثواب: بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری کرماں والے

خادم لنگر خانہ: یونین کونسل عزیز بھٹی ٹاؤن: راجہ داؤد طیبی 0321-7888817

Hazrat

Karmanwala

Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.

Ch. Imran Mehmood

0321-9464455, 0333-9871111

6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad

بہاولنگر روڈ منچن آباد

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی زیرِ سرپرستی

تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

زکوٰۃ | صدقات | فطرانہ

عُشر | فدیہ | کفارہ

کیوں کہ آپ کی دی ہوئی امداد

- کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے
- کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے
- کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے
- کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے
- کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے
- کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے
- کسی بے سہارا کے لیے سائباں بن سکتی ہے
- کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ، اوکاڑا
+92 321 4471746

مقابلہ روحانی معلومات

''ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا'' کی طرف ہر ماہ چند آسان سوالات پوچھے جائیں گے اور جواب دینے والے تمام شرکاء کے نام پرنٹ اور آن لائن ماہنامہ ''ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا'' میں شائع کیے جائیں گے۔

سوال 1 :: شیخ المشائخ بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی سجادہ نشین کس تاریخ یا موقع پر کی گئی تھی؟

سوال 2 :: حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ غیب کے موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے کس پیغمبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ علم کا کُلّہ ان کے سر پر رکھ دیا ہے؟

سوال 3 :: حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے بیلی ''مولوی محمد رفیق'' کس لقب سے مشہور تھے؟

سوال 4:: اِس شعر کا دوسرا مصرع کیا ہے؟ ''ہتھ وچ مالا مکر دی دھاگے لئی پرو''

جوابات بمعہ نام و پتہ لکھ کر بذریعہ خط/ واٹس ایپ/ ای۔میل بھیجیں۔

واٹس ایپ نمبر: 0305-6318743

منتظمین روحانی کوئز پروگرام: محمد حماد اعوان طیّبی، مزمل حسین طیّبی

گذشتہ ماہ کے سوالات کے جواب

گذشتہ ماہ ستمبر کے پہلے سوال کا جواب ''اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ تھا، دوسرے سوال کا جواب ''پیر حاجی محمد شفیق احمد طیّبی'' اور تیسرے سوال کا جواب ''ضلع فیروز پور انڈیا'' تھا۔

گذشتہ ماہ کے سوالات کا درست جوب دینے والوں کے نام حسبِ ذیل ہیں:

اوکاڑہ: حاجی محمد انور طیّبی، حافظ عثمان طیّبی، حق نواز طیّبی، ندیم اقبال، محمد عزیز اللہ، بابا رشید، علی احمد طیّبی، محمد لطیف، محمد دلاور طیّبی

ساہیول: پیر محمد احسان طیّبی، محمد طارق طیّبی، پیر محمد شفیق طیّبی، قیصر عباس

فیصل آباد: پیر عبدالغفار طیّبی، محمد رضوان

لاہور: حافظ محمد علی نقشبندی، حافظ محمد حمزہ، محمد اکرم

ضلع وہاڑی: عبدالباسط طیّبی، حافظ شہباز طیّبی، غلام مصطفے، محمد اویس طیّبی، محمد طاہر

ضلع خانیوال: محمد ارشد، محمد عدنان، محمد عمر، محمد ابوبکر، علی حمزہ، نور علی

ضلع سیالکوٹ: محمد بلال، محمد راشد، ملک کاشف، محمد جنید، عبدالمجید

پیر سیّد شہریار بخاری (سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف) کی طرف سے جملہ وابستگانِ حضرت کرماں والا شریف کے نام اہم پیغام

☆ تمام اضلاع میں تنظیم مضبوط اور مربوط کریں، مکمل طور پر فعال ہو جائیں، ذمہ داریوں پر قابو پاتے ہوئے تبلیغی مشن کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنائیں۔

☆ 500 مرکزی اور بڑے گاؤں کی فہرست بنائیں اور تنظیمی و تبلیغی دورے کریں۔

☆ تمام اضلاع میں تنظیم کو مضبوط کر کے بابا جی سید میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے مطابق سوا لاکھ مبلغ تیار کرنے کی نیت کریں۔

☆ خادم مرکز محفل میلاد کی تعداد زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں۔

☆ تنظیمی لحاظ سے زیادہ منظّم ہونا ہے، اپنی صلاحیت بڑھائیں اور نگران بیلی حضرات کو مضبوط کرنا ہے۔ جزاک اللہ فی الدارین۔ سب کے لیے دعائیں

اظہارِ تعزیت

قارئین سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصالِ ثواب کر دیں

☆ موت العالِم، موت العالَم ۔۔ معروف عالمِ دین، حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری گذشتہ دنوں علالت کے بعد خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ ماہر رضویات اور وقت کے بڑے محقق تھے۔ آپکی درجنوں کتابیں علماء میں مقبول ہوئیں۔ ایک صاحبِ علم، صاحبِ حلم، ادبی اور تحقیقی مزاج کے حامل نرم خو انسان تھے۔ مجلسی گفتگو میں علمی اور تحقیقی انداز میں اپنی بات رکھنا اور سلیقہ کے ساتھ اختلاف کرنا عمومی رویہ تھا۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف، آپ کے طلباء، وابستگان اور اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

☆ دیرینہ بزرگ بیلی جناب پروفیسر غلام حیدر نقشبندی خلیفہء مجاز حضرت کرماں والا شریف گذشتہ دنوں رضائے الٰہی سے وصال فرما گئے تھے۔

☆ جناب عبدالباسط طیّبی (88WB گڑھا موڑ وہاڑی) کی ساس قضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔

☆ معروف ثناء خواں، حافظ عمران نذیر نقشبندی کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی۔

☆ بیلی محمد فضیل کے والد محترم اور بیلی محمد جاوید طیّبی (کرماں والا سبزی فروش) کے نانا جان قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

☆ حاجی محمد انور طیّبی خادم مرکز محفل میلاد (چھوٹی 36SP عارف والا) کی والدہ محترمہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔

☆ بیلی علی شیر لوہار (لوہاراں والا کھوہ 36SP عارف والا) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی۔

نعتِ رسُولِ اقدس ﷺ

سرکار ﷺ کی آمد ہے گھر بار سجانے دو
میلادِ محمد ﷺ ہے دنیا کو بتانے دو

رحمت کی گھٹا چھائی تشریف نبی ﷺ لائے
انوار کی بارش میں عالم کو نہانے دو

میں نعت سناتا ہوں تم نعت سنو اُنکی
آ بزم سجاتے ہیں آقا کے دِیوانے دو

کچھ ہار سلاموں کے ہیں پیش انہیں کرنے
کچھ نغمے درودوں کے آقا کو سنانے دو

شیطان کے رستے پر چلتے ہو اے ملا جی
جس جس نے انہیں مانا انکو تو منانے دو

محمد رضا نقشبندی
آستانہ عالیہ طٰہٰ شریف
کبوتر پورہ، گلبرگ، لاہور

دیدہ بینا

کرم کی برکھا

بہارِ ابدی ـــــ بہارِ اوّل ـــــ ماہِ کامل ـــــ ماہِ رحمت ـــــ ماہِ روشن ـــــ بہارِ عالم ـــــ وفورِ اُلفت ـــــ ہجومِ راحت ـــــ کلیدِ جنت ـــــ قسیمِ راحت ـــــ سدا مسرت ـــــ سدا محبت ـــــ سکونِ ازلی ـــــ تسکینِ کامل ـــــ گلوں کی خوشبو ـــــ ہزار راحت ـــــ جانِ عالم ـــــ برستی رحمت ـــــ حسین نکہت ـــــ گُلِ مکمل ـــــ ربیع الاوّل ـــــ اپنی پوری جوبن پر ہے ـــــ نور برس رہا ہے ـــــ چاند چمک رہا ہے ـــــ ستارے دمک رہے ہیں ـــــ پھوار اُتر رہی ہے ـــــ روشنی بکھر رہی ہے ـــــ وادیٔ مکہ میں صدا گونجی ـــــ ندا دینے والے نے ندا دی ـــــ لوگو! صدیوں سے جس کا انتظار تھا وہ مہرِ منیر آج طلوع ہو گیا ـــــ سب حیران ہیں ـــــ آواز دینے والے کی طرف دوڑ پڑے ـــــ ماجرہ کیا ہے! ـــــ کون آ گیا ہے! ـــــ سونے والو! جاگ جاؤ ـــــ جگانے والا آ گیا ہے ـــــ وہ تشریف کیا لائے! ـــــ ہر طرف نور کی چادر پھیل گئی ـــــ رحمت کی بوندیں چھما چھم برسنے لگیں ـــــ تاریکیاں چھٹ گئیں ـــــ کرنیں بکھر گئیں ـــــ بہار انگڑائیاں لینے لگی ـــــ گُل مہکنے لگے ـــــ پتے رقص کرنے لگے ـــــ درخت خوشی سے جھومنے لگے ـــــ مسرتیں پھوٹنے لگیں ـــــ رنگینیاں جمنے لگیں ـــــ سارا عالم نور کی چمک

سے جگمگا اُٹھا ـــــ شام کے محلات نظر آنے لگے ـــــ ذرے ذرے پر خمار بھری مستی چھانے لگی ـــــ سماں اُجلا ہوگیا ـــــ فضائیں مہکنے لگیں ـــــ ہوائیں مست ہوکر گیت گانے لگیں ـــــ کائنات کی ہر شے ولادت کی خوشی منانے لگی ـــــ تاریکیاں مٹ گئیں ـــــ ظلمتیں کافور ہوگئیں ـــــ بیڑیاں کٹ کر گر گئیں ـــــ محلات کے کنگرے منہ کے بل گر گئے ـــــ شیاطین رونے لگے ـــــ برسوں کی غلامی یکلخت ختم ہو گئی ـــــ آزادی کا مہر تاباں طلوع ہوگیا ـــــ غلام مسکرانے لگے ـــــ یتیم کھلکھلانے لگے ـــــ سہمے ہوئے چہکنے لگے ـــــ ڈوبتے ہوئے اُبھرنے اور تیرنے لگے ـــــ ڈرے ہوئے سکوں پا گئے ـــــ خوف کے ماروں کو امان ملی گئی ـــــ زندگی نے ایسا روپ بدلا ـــــ سب تکنے لگے ـــــ پرندے چہچانے لگے ـــــ خون کے پیاسے محبت کرنے لگے ـــــ سب بلائیں لینے لگے ـــــ آپ ﷺ کی آرزوئیں کرنے لگے ـــــ آپ ﷺ تشریف کیا لائے ـــــ کائنات کا ذرہ ذرہ دلکش و دل رُبا ہوگیا ـــــ ثویبہ (ثُوَیبہ) اپنے مالک ''ابولہب'' کے سامنے جا کھڑی ہوئی ـــــ دلبرو دلدار کی ولادت کی خبر دی ـــــ ابولہب نے سوچا ـــــ بھائی ''عبداللہ'' ہوتے تو آج کتنا خوش ہوتے! ـــــ میں بھی چچا ہوں ـــــ آمنہؓ کے گھر لعل پیدا ہوا ہے ـــــ جشن منانا تو لازم ہے ـــــ باندی کو آزاد کر دیا ـــــ جشن منالیا ـــــ رحمۃ اللعالمین ﷺ کا جشنِ ولادت منالیا ـــــ لونڈی کو رہائی مل گئی ـــــ پھر منظر بدلا ـــــ حضرت عباسؓ حدیثِ بخاری میں بولے ـــــ کافر ''ابولہب'' کے لیے پیر وار کے دن عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے ـــــ وجہ صرف ایک ہے ـــــ اُس نے ''جشنِ ولادت'' منایا تھا ـــــ مسلمان بھی نہیں تھا ـــــ کلمہ بھی نہیں پڑھا ـــــ صحابی نہیں بن پایا ـــــ مقدر کو بھی جگا نہیں پایا ـــــ پھر بھی ہر ''سوموار'' کے دن فائدہ مل جاتا ہے ـــــ مسلمان کے لیے تو یقیناً اَجرِ عظیم ہوگا ـــــ قانون دنگ ہے ـــــ ضابطے گنگ ہیں ـــــ قسمت

مسکرانے لگتی ہے ـــــ مقدر چمکنے لگتا ہے ـــــ چند صدیاں گذریں ـــــ کرم کی بَرکھا پھر سے برسنے لگے ـــــ رحمت اُترنے لگی ـــــ گنجِ کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں "سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ" پیدا ہوئے ـــــ زندگی کا صرف ایک ہی مشن ـــــ دل و جان سے مقصد بنالیا ـــــ نگر نگر، گھر گھر محفل میلاد منانے کا عزم سجا لیا ـــــ پیروار کے دن جشن ولادت منانے کی دعوت دینے لگے ـــــ دنیا کو پیغام حضرت عباسؓ کی اہمیت سمجھانے لگے ـــــ قیمتی راز بھری باتیں بتانے لگے ـــــ مختصر حیاتِ پاک میں قیامت تک کی راہ دکھانے لگے ـــــ آج کرم کی وہ بَرکھا اُن کی تُربتِ اطہر پر چھم چھم ہر دم برستی ہے ـــــ جو اُن کی دعوتِ جشنِ میلادِ مصطفےٰ ﷺ پر لبیک کہتے رہیں گے ـــــ اُنہیں بھی کرم کی وہ بَرکھا فیضیاب کرے گی ـــــ اللہ کریم کا کروڑہا شکر ہے ـــــ مرشد العصر، شیخ المشائخ، جانشینِ گنجِ کرم، بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ کا مشن آگے بڑھانے کے لیے ـــــ اُن کے جگر گوشہ، وارثِ کرم، پیر سیّد شہریار بخاری مدظلہٗ العالی ـــــ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف ـــــ مصروفِ عمل ہیں اور سالارِ قافلہء جشنِ میلادِ مصطفےٰ ﷺ بن کر رواں دواں ہیں ـــــ اب جو کوئی چاہتا ہے کہ اُس پر بھی کرم کی بَرکھا برسے ـــــ وہ بھی قافلے کے ساتھ چل پڑے ـــــ

والسلام الیٰ یوم القیام

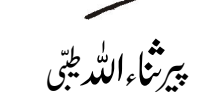

پیر ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی
ایڈیٹر
ماہنامہ "مجلّہ حضرت کرماں والا"

☆ ڈاکٹر فیض احمد چشتی

جشنِ عید میلادُ النبی ﷺ

ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کے موقع پر اہل اسلام جشن ولادتِ مصطفٰے ﷺ پورے مذہبی جوش وخروش کے ساتھ مناتے ہیں۔ بعض لوگ جشن عید میلاد النبی ﷺ پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں جن کے لیے زیرِ نظر تحریر میں بہترین مدلل جواب دیا گیا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کے دن درود وسلام سے مہکی ہوئی فضاء میں جلوس نکالنا فی زمانہ تقریباتِ جشنِ میلاد کا ضروری حصہ بن چکا ہے۔ رسولِ عربی ﷺ کے غلاموں کا یہ عمل بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ عہدِ رسالت مآب ﷺ میں بھی جلوس نکالے جاتے تھے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہوتے۔ درج ذیل احادیث سے جلوس کا ثبوت فراہم ملتا ہے۔

کتب سیر واَحادیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آمد کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے: ''اُن دنوں جب حضور ﷺ کی آمد کسی روز بھی متوقع تھی مدینہ منورہ کے مرد وزَن، بچے اور بوڑھے ہر روز جلوس کی شکل میں دیدہ ودل فرشِ راہ کیے آپ ﷺ کے اِستقبال کے لیے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر قباء کے مقام پر جمع

ہو جاتے۔ جب ایک روز سرورِ کونین ﷺ نے ہجرت کی مسافتیں طے کرتے ہوئے نزولِ اِجلال فرمایا تو اس دن اہلِ مدینہ کی خوشی دیدنی تھی۔اس دن ہر فرد فرطِ مسرت میں گھر سے باہر نکل آیا اور شہرِ مدینہ کے گلی کوچوں میں ایک جلوس کا سا سماں نظر آنے لگا۔'' حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ مرد و زن گھروں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے، سب بہ آواز بلند کہہ رہے تھے: یا محمد! یا رسول اللہ! یا محمد! یا رسول اللہ! ﷺ '' (1۔ مسلم، الصحیح، کتاب الزہد والرقائق، باب فی حدیث الہجرۃ، 4: 2311، رقم: 2009 ۔۔ 2۔ ابن حبان، الصحیح، 15: 289، رقم: 68970 ۔۔ 3۔ ابویعلیٰ، المسند، 1: 107، رقم: 116 ۔۔ 4۔ مروزی، مسند ابی بکر: 129، رقم: 65)

اپنے آقا ﷺ کی سواری دیکھ کر جاں نثاروں پر کیف و مستی کا ایک عجیب سماں طاری ہوگیا۔ اِمام رویانی کے مطابق اہالیانِ مدینہ جلوس کی شکل میں یہ نعرہ لگا رہے تھے: جاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔'' (رویانی، مسند الصحابۃ، 1: 138، رقم: 329)

معصوم بچیاں اور اَوس و خزرج کی عفت شعار دوشیزائیں دَف بجا کر دل و جان سے محبوب ترین اور عزیز ترین مہمان کو اِن اَشعار کے ساتھ خوش آمدید کہہ رہی تھیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ
أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

ہم پر وداع کی چوٹیوں سے چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا، جب تک لوگ اللہ کو پکارتے رہیں گے ہم پر اس کا شکر واجب ہے۔ اے ہم میں مبعوث ہونے والے نبی! آپ ایسے اَمر کے ساتھ تشریف لائے ہیں جس کی اِطاعت کی جائے گی۔

(حوالہ جات: 1۔ ابن ابی حاتم رازی، الثقات، 1: 131 ۔۔ 2۔ ابن عبد البر،

التمہید لما فی الموطاء من المعانی والأسانید، 14: 82 ۔۔3۔ أبوعبید اندلسی، معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، 4/ 1373 ۔۔4۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، 1: 480 ۔۔ 5۔ بیہقی، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ، 2: 507 ۔۔6۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 2: 583 ۔۔ 7۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 3: 620 ۔۔8۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، 7: 261 ۔۔9 ۔ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، 8: 129 ۔۔ 10۔قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1: 634 ۔۔ 11۔ زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 4: 100، 101 ۔۔ 12۔أحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1: 323)

واضح ہوگیا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ منانے کے یہ طریقے جائز اور مسلمہ ہیں۔ دنیا بھر میں اِسلامی معاشرے اِنہی طریقوں سے میلادِ مصطفیٰ ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں۔ان میں سے ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کی اصل عہد نبوی ﷺ اور دورِ صحابہ میں موجود نہ ہو یا قرآن وسنت سے متصادم ہو۔جس طرح یہ اَجزاء الگ الگ طور پر جائز بلکہ مسلمہ ہیں اُسی طرح مجموعی طور بھی محفل میلاد النبی ﷺ کی صورت میں اِن کو شرعی جواز حاصل ہے۔میلاد کی تقریبات کے سلسلے میں انتظام وانصرام اور ہر وہ کام انجام دینا جو خوشی ومسرت کے اظہار کے لیے ہو شرعی طور پر مطلقاً جائز ہے۔اس طرح محفلِ میلاد روحانی طور پر ایک قابلِ تحسین، قابلِ قبول اور پسندیدہ عمل ہے۔ایسی مستحسن اور مبارک محافل کے بارے میں جواز، عدمِ جواز کا سوال اٹھانا یقیناً حقائق سے لاعلمی، ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت دوشنبہ کے روز ہوئی۔ دوشنبہ ہی کو آپ کی بعثت وہجرت ہوئی اور وصال مبارک بھی دوشنبہ ہی کو ہوا۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ دوشنبہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا! اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن

مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم)

بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ اس خاکدان عالم میں جلوہ گر ہوئے۔ سیرت نبوی کے سب سے قدیم و مستند تاریخ نگار محمد بن اسحٰق یسار (ولادت 85ھ۔ وصال 150ھ) نے یہی دن اور یہی تاریخ لکھی ہے۔ طبری و ابن خلدون جیسے مؤرخین نے بھی یہی لکھا ہے۔ سیرت کی مقبول کتاب المواھب اللدنیہ کے مؤلف علامہ احمد بن محمد قسطلانی (ولادت 851ھ۔ وصال 923ھ) یہی دن اور تاریخ لکھنے کے بعد مسلمانوں کے درمیان رائج ایک مستحسن طریقہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

(ترجمہ) حضور پُرنور، رحمتِ عالم، نبی ءمکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مبارک مہینہ میں اہل اسلام محافل وتقریبات منعقد کرتے رہتے ہیں۔ دعوتوں کا اہتمام اور شب ولادت میں صدقات و خیرات ان کا معمول ہے۔ اظہار فرح و سرور کرتے ہیں۔ خوب نیکیاں کرتے ہیں۔ ولادت طیبہ کے احوال و واقعات پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ جس سے ان پر بڑی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ (المواہب)

حجاز مقدس، یمن، عراق، شام، مصر، لیبیا، ترکی، افغانستان، سمرقند و بخارا اور دیگر بلاد اسلامیہ میں قدیم روایات کے طرز پر آج بھی محافل ذکر ولادت کا انعقاد ہوتا ہے۔ جن میں ولادت رسول، فضائل رسول، سیرت رسول اور دعوت رسول کا بیان ہوتا ہے اور مسلمان ذوق و شوق کے ساتھ انھیں سنتے سناتے ہیں۔ اظہار مسرت اور ادائے شکر نعمت کے لئے صدقات و خیرات کرتے ہیں اور یہ ساری چیزیں کتاب وسنت کی روشنی میں نہ صرف جائز بلکہ محمود و مستحسن ہیں۔ دین میں ان کی اصل اور حکم ہے اور ہر دور کے لحاظ سے اہل اسلام یہ اُمور خیر انجام دیتے رہتے ہیں۔ جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے شکل وہیئت کی تبدیلی سے اصل حکم پر کوئی اثر اور فرق واقع نہیں ہوتا۔

جس حادث و جدید چیز کا سنت و شریعت کے کسی حکم اور کسی اصل سے تصادم ہو،

اُسے اصطلاح شریعت میں **بدعت** کہا جاتا ہے۔ یہ **بدعت** کبھی اعتقادی ہوتی ہے اور کبھی عملی ہوتی ہے۔ جیسے خاتمیت نبوتِ محمدی کے مسلمہ عقیدہ میں تاویل، افضلیت وخلافتِ ابوبکر وعمر کا انکار، خلق قرآن اور قدم عالم کا **نظریہ**، تجسیم وتشبیہ وامکان کذب باری تعالیٰ کا اعتقاد، علوم و صفات رسول علیہ السلام کی تنقیص، طریقت کے نام پر احکام شریعت کا استخفاف، غیر اللہ کے لئے سجدہ تعظیمی کا جواز، تقریبات میں اسراف وتبذیر، فرائض وواجبات سے غفلت اور مباحات ومندوبات میں انہماک وغیرہ وغیرہ۔

مبادی ومعتقدات اسلام نہایت جامع وکامل ومکمل ہیں۔ ان میں کسی ترمیم وتغیر اور حذف واضافہ کی گنجائش نہیں۔ کتاب وسنت وکتب دینیہ میں اعتقادی وعملی احکام اسلام اجمالاً و تفصیلاً مسطور و مذکور ہیں۔ فقہ اسلامی کے اصول وضوابط اور مسائل و جزئیات صدیوں پہلے مدون ومرتب ہو چکے ہیں اور سارا عالم اسلام ان سے واقف اور ان پر عامل ہے۔ سنت وشریعت سے انحراف اور ان میں کسی قسم کی آمیزش بدعت ضلالت ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں اہل حق کا ذرا بھی اختلاف اور ان کے درمیان کہیں بھی دو رائے نہیں۔ سنتِ رسول وسنتِ خلفائے راشدین کی اتباع کا یہی مطلب ہے اور سنت وشریعت کا یہی مطلوب ومقصود ہے۔ جسے ہر لمحہ پیش نظر رکھنا ہر مسلمان کے اوپر لازم ہے۔

عہد رسالت مآب ﷺ کے بعد جو بھی نئی چیز عالم ظہور میں آئے، اس کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار یہ ہے کہ سنت وشریعت کی اصل اور ان کے دائرہ میں ہو اور کسی اصل و حکم سے متعارض ومتصادم نہ ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔ بدعات ومحدثات اُمور کے قبول و انکار کا یہی ضابطہ اور معیار علمائے اسلام ومحدثین کرام سے بتصریح ثابت ہے۔ اسی کے مطابق مسلمانان عالم کا عمل بھی ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔

بدعت یعنی نئی چیز ناجائز وہی ہے جو سنت وشریعت کے حکم اور کسی اصل کے خلاف

ہے۔ قدیم و مستند محدثین و فقہاء و علماء اسلام مثلاً علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ قسطلانی، امام نووی شافعی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ زرقانی، علامہ ابن عابدین شامی وغیرہم (رحمہم اللہ تعالی) نے یہی تحریر فرمایا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی حدیث **کل بدعة ضلالة** کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) اس سے ایسی نئی باتیں مراد ہیں جن کی صحت کی شہادت شریعت سے نہ مل سکے۔ (ص **234**۔ جلد **2**، حاشیہ سیوطی سنن نسائی)

خود مؤلف نیل الاوطار محمد بن علی شوکانی حضرت امام شافعی کا یہ قول **نقل** کرتے ہیں۔ (ترجمہ) نئی چیزیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ **ایک** وہ جو کتاب **یا سنت یا اثر یا** اجماع کے خلاف ہو اور یہی **بدعت ضلالت** ہے اور دوسری وہ جس کی **ایجاد** میں کوئی خیر ہو۔ اس کے بارے میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ **بدعت مذمومہ** نہیں ہے۔ (بحوالہ: ص **33**۔ القول المفید)

بہت سی نئی چیزیں **ایجاد** مستحسن کے حکم میں ہیں۔ عہد رسالت و عہد صدیقی میں **باجماعت نماز** تراویح کا معمول نہیں تھا جو بعد میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا، **نعمت البدعة هذه** یہ کتنی اچھی **بدعت** (نئی چیز) ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حکم سے ابوالاسود دئلی نے عربی گرامر یعنی نحو کے قواعد وضع کئے۔ جس کا جاننا آج عربی و عجمی ہر **ایک** کے لئے ضروری ہے۔ حجاج بن یوسف ثقفی کے حکم سے قرآن حکیم پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگایا گیا۔ آج اعراب کے بغیر قرآن حکیم **چھپنے** چھپانے کا تصور بھی نہیں ہے۔

ایمان مجمل، ایمان مفصل، چھ کلمے اور ان کی ترتیب، قرآن میں رکوع کی **نشاندہی**، تیس پاروں میں اس کی طباعت، رحل پر رکھ کر اسے پڑھنا وغیرہ، ان چیزوں کا عہد رسالت و عہد صحابہ میں کوئی ذکر بھی نہ تھا۔

احادیث نبوی کی سند، ان پر جرح وتعدیل، صحیح وحسن وضعیف وغیرہ کی تقسیم، سب نئی چیزیں ہیں۔ اصول حدیث کے قواعد وضوابط نئے ہیں۔ فقہ اسلامی کے اصول، اس کی تدوین سب نئی چیزیں ہیں۔ اسی طرح قرآن فہمی کے لئے وضع کردہ تفسیر بھی نیا فن ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جس کا مذہب اور علوم اسلامیہ سے تعلق ہے۔ ان نئے علوم وفنون اور اُمور دنیاوی کا شمار مشکل ہے جن کے جائز ہونے پر ساری دنیا متفق ہے۔

ایک نئی چیز محفل جشن ولادت نبوی کا انعقاد بھی ہے۔ جس کی اصل ذکر رسول ﷺ ہے اور یہ اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ قدیم وجدید علماء عرب کے علاوہ علماء ہند میں دہلی کے شاہ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ ابوسعید مجددی دہلوی، شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی وغیرہم اور سہارنپور کے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا عبدالسمیع بیدل سہارنپوری، حاجی عابد حسین قادری بانی مدرسہ اسلامی عربی دیوبند، (موجودہ دارالعلوم دیوبند) وغیرہم جس کے جواز واتحسان کے قائل ہی نہیں بلکہ اس کے عامل بھی رہے ہیں۔ ان حضرات کی تحریرات وتصدیقات اس پر شاہد عدل ہیں لیکن آج محافل میلاد کو بدعت کہا جا رہا ہے اور سہارنپور کے جلوس محمدی کو بزور طاقت روکا جا رہا ہے۔

عہد رسالت وعہد صحابہ میں عصر حاضر جیسی عظیم الشان ومزین مساجد نہیں تھیں، عمارت اور نصاب تعلیم کے ساتھ دارالعلوم نہیں تھے۔ آج جیسے جلسہ وجلوس کا کوئی رواج نہیں تھا۔ سیمینار اور کانفرنسیں نہیں ہوتی تھیں۔ مدارس سے تکمیل علوم کے بعد سند نہیں دی جاتی اور دستار بندی بھی نہیں ہوتی تھی۔ مگر ان میں سے کوئی چیز مسلمانوں کی نظر میں معیوب ومذموم نہیں، بدعت کہہ کر انھیں کوئی چھوڑنے کو تیار نہیں۔

1950ء کی دہائی میں جماعت اسلامی پاکستان نے تزک واحتشام کے ساتھ غلافِ کعبہ تیار کرا کے جلوس کی شکل میں شہر شہر گھمایا اور مکہ مکرمہ بھیجا۔ اخبارات میں خوب چرچا

ہوا۔ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ تو **بدعت** ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اس کا تحریری جواب دیا کہ **بدعت** نہیں ہے اس میں کوئی چیز مزاج شریعت کے خلاف نہیں ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جماعتِ اہل حدیث کے علماء اپنی مذہبی شناخت کے لئے **سلفی** اور اثری لکھتے ہیں۔ موجودہ ائمہ حرمین شریفین کے دورۂ ہند و پاک کے وقت **سلفی** علماء پروپیگنڈہ کر کے دور دور سے **نمازیوں** کو بلوا کے ان کے پیچھے **نمازیں** پڑھواتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی اور ہندوستان میں دہلی سے سہارنپور کے مشہور مدارس ختم بخاری کے جلسے کراتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے سہ روزہ و چالیس روزہ چلے اور گشت ہوتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ **نماز** عصر کے بعد **بالالتزام** تبلیغی **نصاب** و فضائل اعمال کا درس ہوتا ہے۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ دیوبند کا صد سالہ جشن منایا جاتا ہے۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ ندویٰ کا پچاس سالہ جشن منایا جاتا ہے۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ علمائے دیوبند سیرۃ النبی کے جلسے اور **کانفرنسیں** کرتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ اپنے علماء پر سمینار کراتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ جمعیۃ العلماء ہند کے جلسے اور **کانفرنسیں** ہوتی ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ بھوپال (انڈیا) رائے ونڈ (پاکستان) ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں سالانہ تبلیغی اجماعات ہوتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ جمعیۃ العلماء کی قیادت میں **کانپور** میں ہر سال جلوس میلاد النبی **نکلتا** ہے۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ علماء دیوبند جلوس مدح صحابہ رضی اللہ عنہم ہر سال نکالتے ہیں۔ یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ اہلحدیث **کانفرنسیں** کرتے ہیں، یہ بھی **بدعت** نہیں ہے۔ **اگر بدعت** ہے تو بارہ ربیع الاوّل کا جلوس اور جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منانا، کیونکہ اس سے **ایک** جماعت کی بالادستی اور انا پرستی مجروح ہوتی ہے اور میلاد النبی ﷺ کی محفلیں بھی **بدعت** ہیں تو صرف اس لئے کہ اس سے اُن کے مفادات کو ضرب پہنچتی ہے۔

اب کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

مُرشِد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخرِ ونازِ گنجِ کرم، جانشینِ گنجِ کرم، اِمام وپیشوائے سلسلہ عالیہ طیّبیہ

باباجی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری

باباجی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اِسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہوجاتی ہیں۔اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔تو پھر چلیے! اِس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن ومنور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی

اِس کائنات کا بہترین وقت، اعلیٰ لمحات، عظیم المرتبت ایام، پُرکیف مہینے اور دل گداز سال وہ ہیں جن کے دوران رحمۃ اللعالمین، تاجدارِ ختمِ نبوت، سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و

سینہ، حضور نبی کریم ﷺ اپنے ظاہری وجودِ مسعود کے ساتھ موجود تھے۔ آسمانِ دنیا بھی اُن شب و روز پر رشک کرسکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ کا دور ہر لحاظ سے لاجواب بن گیا۔ پھر بعد میں جیسے جیسے وقت گذرتا گیا، حالات بھی بدلتے چلے گئے۔

وقت اور زمانہ دورِ نبوی کے جتنا پاس تھا، اُتنا ہی بہتر تھا اور اب جتنا زیادہ دور ہوتا چلا جارہا ہے، مشکل اور دگرگوں ہوتا جارہا ہے۔ کسی بھی دوسرے شخص کی طرح مجھے بھی لگتا ہے کہ میرے بچپن کے دن بہت شاندار تھے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ایک رول ماڈل تھی۔ ہر شعبہ ہائے زندگی کو نکھارنے کے لیے ہمیں رہنمائی میسر تھی۔ ہر چیز و شے سے بلند و بالا صرف حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عشق و محبت، وارفتگی، شیریں چاہت اور دیوانہ وار چاہت کا احساس تھا۔ وہ احساس اِک ایسا بے کراں نشہ بن گیا تھا کہ کچھ اور سوجھتا ہی نہیں تھا۔ والدِ گرامی (ملک نصر اللہ خاں، سیکرٹری صاحب) درود شریف پڑھتے تھے یا صاحبِ درود شریف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کرتے تھے۔ میں نعت شریف پڑھتا، میلاد شریف کی چھوٹی سی محفل سجالیتا یا بس یوں سمجھئے کہ سرکار ﷺ سے جُڑی کوئی بھی بات کرتا تو والدِ گرامی یوں کِھل جاتے جیسے کسی چھوٹے بچے کو اچانک ماں اپنی بانہوں میں بھر کر پیار کرنے لگے یا جیسے کسی ماں کو سالوں سے کھویا ہوا اُس کا لعل مل جائے۔ وہ شاداں و فرحاں ہو جاتے تھے اور پھر ہم بھی جان گئے تھے کہ بس خوشی کا راستہ یہی ہے۔ پھر میں برادرِ اکبر (محمد سمیع اللہ نوری) کو دیکھتا تو محبتِ رسول ﷺ کا ایک الگ ہی جذبہ نظر آتا بلکہ جذبہ لفظ پوری طرح سے تشریح نہیں کر پائے گا، آپ جنون کہہ لیجئے، جوش سمجھ لیں یا پھر دیوانگی کہیے تو سب سے بہتر ہے۔ رات رات بھر نوری صاحب گھر سے غائب رہتے، والد سخت تشویش کے باعث ناراض ہو جاتے اور جب وہ بوقت فجر گھر آتے تو بال بکھرے، پاؤں گرد سے بھرے، تھکاوٹ سے چُور اور زیادہ عجیب یہ کہ کپڑے لال پیلے نیلے رنگوں سے رنگین دیکھ کر میں بھی سخت حیران ہوتا مگر وہ والدِ گرامی کو بتاتے کہ رات بھر پینٹر حضرات کے ساتھ رہتے ہوئے گھوم پھر کر دیواروں پر "سیّدی

مرشدی، یا نبی یا نبی'' اور ''غلامی ءرسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے'' کے نعرے لکھتے رہے، بس اِسی لیے لباس پر بھی رنگ لگ گیا۔نوری صاحب کے جس دیوانہ پن، جنون، جوش اور جذبہءمستانہ کا ذکر ہو رہا ہے، یہ فخر و نازِ گنج کرم، حضور شیخ المشائخ، بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر با کمال کے اثر لازوال کا صرف ایک پہلو تھا بلکہ یوں کہنا بھی مناسب ہوگا کہ ہم تو کسی گنتی میں ہی نہیں، ہزاروں معتقد، مرید، غلام، پیروکار اور خدمتگار عام ہیں جن کو محبت وعشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ہی سبق، ایک ہی درس، ایک ہی نشان منزل اور لامتناہی راستہ سمجھانے والے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی بحرِ کرم سے ایک قطرہ عطا کیا تھا۔

وہ رنگ و اثر بلاشبہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا چڑھایا ہوا تھا کہ میرے آبائی شہر دیپال پور میں ہمارے گھرانے کو محافل میلاد کے انعقاد، فروغِ محبتِ رسول ﷺ کی تحریک اور غلامانِ مصطفےٰ ﷺ میں ایک کلیدی حیثیت و مقام حاصل تھا۔خصوصاً ماہِ مبارک ربیع الاوّل شریف کے دنوں میں تو جیسے رنگ جم جاتا، میلہ سج جاتا، خوشیاں جیسے آسمان سے چھما چھم برسنے لگتیں اور گھروں، گلیوں و بازاروں کو دلہن کی طرح سجا دیا جاتا۔ ہر جگہ اور علاقے کے مکین اپنے محلے اور گلی کو سجانے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔ہم سب کئی دن پہلے ہی تیاریاں شروع کر دیتے جس کے لیے سبز جھنڈیاں دھاگے پر چپکانے کا کام ہر وقت چلتا رہتا۔جب جھنڈیاں لگانے کا مرحلہ آتا تو لکڑی کی سیڑھیوں پر چڑھ کر رات رات بھر کام کرتے تھے۔اگلے دن جشنِ ولادتِ مصطفےٰ ﷺ کی مناسبت سے خوشی کا اظہار کرنے کے لیے جلوس نکالے جاتے تھے تو بڑے ذوق وشوق کے ساتھ جلوس میں بھی شمولیت کرتے تھے۔صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں غرق ہو کر نعرے لگاتے ہوئے ہزاروں لوگ جب گلی محلے سے گذرتے تھے تو اُن پر پھولوں کی پتیاں بھی نچھاور کی جاتیں۔یہی وہ میٹھی میٹھی یادیں ہیں جن کو یاد کر کے آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔وہ بہترین وقت تھا، سکون و راحت سے بھرا ہوا دور تھا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر بات کے الفاظ اور کسی بھی عمل کی ہر ایک

جھلک سے ایک ٹھوس عقیدہ، یقین، ایمان اور عقیدت ہی عقیدت بہتی جس سے روشناس ہونے والا کمزور سا بندہ بھی عزم کی ایسی چٹان بن جاتا کہ جس سے ٹکرا نا باطل کو اپنے خاتمے کے علاوہ کچھ سمجھائی نہ دیتا۔

اِس دنیا میں آپکو بہت سارے ایسے لوگ بکثرت مل جائیں گے جو دین، ایمان، عقیدے اور یہاں تک کہ اللہ و رسول ﷺ کی ذات کے حوالے سے بھی درمیانہ راستہ اختیار کر لیتے ہوں گے، مفاہمت کی بات کریں گے، اِدھر اُدھر ہو جائیں گے مگر جن لوگوں کو حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے محض ملاقات کا شرف ملا، یا جنہوں نے تربیت پائی یا جنہوں نے گفتگو ہی سن لی تو وہ زندگی بھر کے لیے پختہ و مضبوط ہو گئے، غیر متزلزل اور ٹھوس یقین کے حامل بن گئے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ مقدس کا یہ کرشمہ کسی بارش کی طرح تھا جو بلا تامل و تفریق برستا چلا جاتا تھا اور دلوں کو بدلتا چلا جاتا تھا۔

اگر پختہ عمل و عقل کا حامل کوئی شخص کسی عقیدے کے معاملے پر اختلاف کی آواز بلند کرے یا علمی و دینی معاملہ پر سوچ بچار کرے تو یہ بات قابلِ اعتبار ہے کیوں کہ اُس نے ایک عمر گذاری ہے، غور و فکر کر سکتا ہے یا پھر معاملات کی سوجھ بوجھ بھی رکھتا ہے مگر یہاں میں اپنی کمسنی اور پرائمری سکول کے زمانے کی بات کرتا ہوں جب کہ میری عمر محض چھ یا سات سال تھی۔ یہاں پس منظر میں آپ نے اُس بات کو ذہن میں رکھنا ہے کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے روحانی تربیت کے اثرات و ثمرات کہاں تک ذہن و دل کو بدلنے میں کردار ادا کر رہے تھے۔ میری پرائمری کلاس کے اُستاد نے ایک دن دوران سبق یہ بات کہہ دی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر کوئی پریشان ہوگا اور غم میں مبتلا ہوگا، جس کے پاس عمل ہوگا وہ بھی مشکل میں ہوگا، اُس دن نبیوں کو بھی اپنی پڑی ہوگی اور کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکے گا، صرف عمل ہی بچائے گا وغیرہ وغیرہ

دراصل اُستاد صاحب کا تعلق ایک مخصوص تبلیغی جماعت سے تھا جن کی مرکزی فکر ہی

ڈر اور خوف کے گرد گھومتی ہے مزید یہ کہ اُس نے پریشانی و مشکل والا سارا معاملہ بیان کر کے ڈرا ڈرا کر جان ہی نکال دی جبکہ اُس کے بعد والا ماجرہ سرے سے بیان نہیں کیا جس میں اللہ کریم کی طرف سے حضور نبی کریم ﷺ کو شفاعت کی اجازت ملے گی بلکہ مقربین اولیاء بھی شفاعت کرنے کے حقدار ہوں گے۔ چنانچہ اُستاد کی بات کے ساتھ میرا ذہن متفق نہیں ہو پایا اور میں اس معاملے کی فکر و سوچ میں گم واپس گھر آ گیا۔ اب میرا انداز کچھ بدل گیا کیونکہ ذہن میں ایک فکر، اُلجھن اور تذبذب تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اُستاد نے جس طرح کی باتیں نبی پاک ﷺ کے بارے میں کہی ہیں، میرے والد نے تو ایسا بتایا ہی نہیں بلکہ ہمارے پیر و مرشد بابا جی سرکار کو میں نے خود دیکھا ہے، مجھے تو وہ بہت زیادہ شفیق و مہربان دکھائی دیتے ہیں، اُن سے تو ہرگز ڈر نہیں لگتا بلکہ اُن کے پاس رہنے بیٹھنے کو دل کرتا ہے۔ اسی ذہنی جنگ و جدل کے دوران میں نے بڑے بھائی کی کوئی چیز دیکھی اور لے کر کھا گیا۔ والدہ حیات نہیں تھی، بھائی نے دادی جان کو شکایت لگائی تو دادی جان نے مجھے بلا کر پوچھا کہ بھائی کی چیز کیوں کھا گئے؟ میں پہلے ہی ذہنی اُلجھن میں پھنسا ہوا تھا، اِس لیے کہنے لگا کہ چھوڑیں دادی! قیامت کے دن کسی نے نہیں بچنا تو پھر کیا فائدہ۔ میری بات سن کر دادی چپ ہو گئی مگر شام کے وقت جب والد صاحب گھر واپس آئے تو اُن کو سارا ماجرا بتا دیا۔ والدِ گرامی تشویش میں مبتلا ہوئے اور مجھے بلا کر پوچھا کہ بیٹا، آپ کو یہ بات کس نے کہی ہے کہ قیامت کے دن نبیوں نے بھی نہیں بچنا۔ جی بالکل کسی نے نہیں بچنا، میری کلاس کے اُستاد نے آج سب بتا دیا ہے۔ میں نے فی الفور جواب دیا تو والد صاحب کہنے لگے کہ شاباش بیٹا! آپ کے اُستاد نے غلط کہا ہے، آپکو پوری بات نہیں بتائی۔ پھر والدِ گرامی نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت، شفاعت، اُمت کے لیے احساس و دردمندی کے بارے میں تفصیل سے بتایا تو میں بیحد خوش و مطمئن ہو گیا۔ اگلے دن میں سکول میں ہی تھا کہ والد صاحب بھی وہاں آن پہنچے۔ چونکہ میرے والد مارکیٹ کمیٹی میں سیکرٹری کے عہدے پر گریڈ 17 کے آفیسر تھے چنانچہ اُن کے ساتھ ماتحت افسر بھی تھے اس لیے سکول کے

ہیڈ ماسٹر کے آفس میں بھونچال آ گیا اور پھر ہیڈ ماسٹر کے ہمراہ وہ ہماری کلاس میں آ گئے اور اُستاد صاحب کے خوب کان کھینچے گئے۔ اُس کے بعد وہ اُستاد صاحب بہت محتاط ہو گئے۔ شاید اُستاد صاحب کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنی چھوٹی جماعت میں کوئی ایسا بچہ بھی ہو گا جو بات کو اختلافی انداز سے سننے کے بعد نہ صرف اُس پر خود غور کرے گا بلکہ معاملہ یہاں تک بڑھ جائے گا۔ اِس واقعے سے اندازلگایا جا سکتا ہے کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی پروردہ فکری و نظریاتی آگہی اور فیضانِ نظر سے لبریز روحانی تربیت کس درجہ کمال اور اعلیٰ مقام پر فائز تھی۔ شاید اِس میں ایک بڑا حصہ یہ حقیقت بھی تھی کہ والدِ گرامی بے حد چھوٹی عمر سے ہی ہمیں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف ساتھ لے کر جاتے اور کافی دیر تک لائنوں میں کھڑے رہنے کے بعد حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی کرواتے چنانچہ کرم کا وہ فیضان ہمارے سروں پر ہر وقت قائم و دائم تھا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مبارک انتہائی وجیہہ، شان و شوکت اور بیحد دبدبہ و کمال سے لبریز تھی۔ زیرک ہونے کی خاصیت، دانائی، فہم و فراست اور عقلمندی تو شاید ناکافی معنی کے حامل الفاظ ہیں۔ آپ اِن سے بھی بڑھ کر تھے۔ بظاہر طبیعت مبارکہ میں بیحد سادگی اور درویشی کا عنصر جھلکتا تھا مگر جاننے والے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شان بخوبی جانتے تھے تاہم آپ کو پہچاننے میں محض تھوڑا بہت ہی کامیاب ہو پاتے تھے۔

میری عمر تقریباً آٹھ نو سال کے لگ بھگ ہی تھی جب حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی کا ذکر شروع ہوا۔ والدِ گرامی بہت زیادہ مسرور اور شادمان تھے۔ ہمارے گھر میں زور و شور سے تیاریاں شروع ہو گئیں۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی خانہ آبادی، حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری حضرت کیلیانوالے رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی، یادگارِ اسلاف حضرت پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی اور حضرت پیر سیّد عظمت علی شاہ بخاری کیلانی (چن جی رحمۃ اللہ علیہ) کی ہمشیرہ محترمہ کے ساتھ طے پائی تھی۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی کے تمام تر انتظامات اور دیکھ بھال آپکے بڑے بھائی مخدوم المشائخ بابا جی سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے ایک عظیم الشان پروگرام متوقع تھا کیوں کہ اندرون و بیرون ملک ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ اُن کا ربط و واسطہ تھا، لاتعداد اور اَن گنت مہمانوں کی آمد یقینی تھی چنانچہ تقریباً تمام قریبی مریدین وعقیدتمندان کو مہمانوں کی خاطر داری وخدمت کے لیے ضروری سامان اکٹھا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ جب میں ماضی میں جھانکتا ہوں تو یادوں کے دریچے کھل جاتے ہیں اور میری نظروں کے سامنے وہ سارے منظر اور واقعات گھومنے لگتے ہیں۔ میرے والدِگرامی کا موڈ بہت زیادہ خوشگوار تھا۔ چونکہ میری عمر کم تھی، اِس لیے خوشی کے موقع پر اپنی خود کی فرمائشیں بھی پوری کروائیں۔

کئی گھروں سے چارپائیاں اکٹھی کی گئیں، نئے بستر، رضائیاں، برتن وغیرہ بند پیٹیاں کھول کھول کر جمع کر لیے گئے۔ کچھ بیلی ٹرالی لے کر پروگرام کے مطابق مختلف جگہوں پر جاتے اور سامان کو نشانی لگا کر اکٹھا کر لیا جاتا۔ ہمارے گھر میں تو میلے کا سماں تھا۔ نئے کپڑے سِل گئے، جوتے خریدے گئے، بھرپور تیاری کر لی گئی۔

یہ سراسر ہماری خوش بختی وخوش نصیبی تھی کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارات کے ساتھ جانے کی دعوت ہمیں بھی دی گئی تھی چنانچہ میں بھی اپنے والدِگرامی کے ساتھ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارات کے ساتھ گیا تھا۔ آپ کی بارات کی روانگی اور سفر کا منظر فقید المثال اور یادگار تھا۔ اتنی زیادہ گاڑیاں اور کاریں تھیں کہ گنتی کرنا مشکل تھا۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ جب دولہا بنے تو آسمان بھی جھک جھک کر دیکھ رہا تھا اور اپنی قسمت پر رشک کر رہا تھا۔ بعض محبت والے مریدین و بیلی ایسے تھے کہ جنہوں نے اُس دن کے موقع پر خیرات وسخاوت کرنے کے لیے کئی سالوں سے تیاری کر رکھی تھی چنانچہ غرباء، فقراء اور مساکین اپنی جھولیاں نوٹوں سے بھر بھر کر لے جا رہے تھے۔ ایسے میں مجھے آج بھی وہ منظر یاد ہے جب حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بارات کی

روانگی سے قبل مزارِ اقدس حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دینے کے لیے گئے اور جب باہر تشریف لائے اور بارات کی روانگی کے لیے کار کی طرف بڑھے تو ایک بیلی نے آپکے ہر اُٹھتے قدم مبارک کے ساتھ کئی کئی سو روپے لُٹائے۔ مسکراہٹیں ہر سُو چہروں پر بکھری ہوئی تھیں۔ شادمانی کے ساتھ ہر شخص پھولا نہ سما رہا تھا۔ سہرے پڑھے جا رہے تھے اور مبارک بادیں دی جا رہی تھیں۔

بارات کی روانگی شروع ہوئی تو کاروں کے قافلے نکلنے لگے۔ ہم بھی اپنی کار میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیور کے ساتھ والد صاحب اور بیک سیٹ پر میرے ساتھ بڑے بھائی نعیم اللہ اعوان سوار تھے۔ اولاً تو سنہ ۸۰ کی دہائی میں بہت زیادہ کاریں ہوتی نہیں تھیں چنانچہ جب کئی سو سجی ہوئی گاڑیاں ایک ہی لائن میں روانہ ہوئیں تو لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کیونکہ اُس وقت وزیروں مشیروں کی شادیوں میں بھی اتنی زیادہ کاریں شامل نہیں ہوتی تھیں اور دوم یہ کہ جب بھی بارات کسی قصبے، شہر یا آبادی کے قریب سے گزرتی تو تقریباً ہر کار سے ہی ہاتھ باہر نکلتے اور نوٹوں کی برسات کر دی جاتی۔ لوگوں کا یہ عالم تھا کہ دکاندار اپنی دکانیں چھوڑ کر پیسے اکٹھے کرنے لگے جاتے، ریڑھی بان اپنی ریڑھیاں چھوڑ دیتے اور راہگیر اپنا راستہ بھول جاتے اور سب ہی نوٹ اکٹھے کرنے لگتے۔ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا سے لے کر حضرت کیلیاں والا شریف، گوجرانوالا کے مقام تک اُس دن دھوم مچ گئی تھی، ایسے لگتا تھا جیسے کسی سخی بادشاہ کی سواری گزری ہو اور لوگوں کو مالا مال کرتی جا رہی ہو۔ لوگ جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر سلامتی، خیریت، برکت اور شادمانی کی دعائیں دیتے تھے۔

بارات سے تقریباً دو تین دن قبل تیاریوں کے سلسلے کی وجہ سے ہم سب بہت کم سوئے تھے چنانچہ مجھے دورانِ سفر کچھ ٹمپریچر ہو گیا تھا اور تھکاوٹ بھی کافی زیادہ محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر بھی دل جیسے ہواؤں میں اُڑ رہا تھا اور خوشی تو سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔ میں گاہے بگاہے کار کی پچھلی سیٹ پر ہی لیٹ جاتا مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر اُٹھ کر بیٹھ جاتا اور بارات

کے سفر کی شادمانی سے لطف اندوز ہوتا۔

بارات میں کئی کلومیٹر پر محیط کاروں کی لائن تھی چنانچہ سفر کبھی تیز اور کبھی آہستہ ہونے لگتا۔ برادرِ اکبر محمد سمیع اللہ نوری صاحب بارات کے تقریباً سب سے آگے والی گاڑی میں بارات کے مناظر ریکارڈ کر رہے تھے۔ عقیدتمندان، مریدین، جانثاران اور چاہنے والوں کے جھرمٹ میں بارات لاہور سے ہوتی ہوئی گوجرانوالہ کے راستے سے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف پہنچ گئی جہاں کافی دیر تک استقبال کیا جاتا رہا۔ ایک وسیع وعریض زرعی زمین پر ہزاروں لوگ، جو کہ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے منسلک تھے، بیتابی کے ساتھ شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کی گونج میں کھڑے ہو کر سب نے استقبال کیا۔ جب تمام باراتی نشستوں پر براجمان ہو گئے تو تلاوتِ کلام پاک سے آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے خاص نعت خواں، اعلیٰ حضرت گنج کرم، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ خادم خاص، صوفی بزرگ پیر حاجی محمد شفیق احمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسٹیج پر براجمان ہو کر اپنے مخصوص انداز میں نعت شریف پڑھنا شروع کی تو ایک سماع باندھ دیا۔ کئی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے اور کئی شدتِ جذبات سے مغلوب ہو کر نعرے لگا رہے تھے۔ خاص طور پر اُن بیلیوں کی کیفیت دیدنی تھی جنہوں نے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ابا جان سیّد الاولیاء بابا جی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ وقت گذارا تھا اور آج اُن کی شدت سے یاد آ رہی تھی، اُن کے لیے یہ لمحات بہت زیادہ جذباتی تھے تاہم انہوں نے اپنے نقشبندی ہونے کے احساس کو اُجاگر اور جذبات قابو میں رکھ کر پیر حاجی محمد شفیق احمد طیبی کو خوب سے خوب تر داد و تحسین سے نوازتے رہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ فرطِ جذبات میں لوگ ہاتھوں میں نوٹوں کی گڈیاں لے کر کھڑے تھے کہ نعت خواں پر نذرانہ نچھاور کریں مگر اُنہیں رَش کی وجہ سے موقع نہیں مل رہا تھا جبکہ سو، پانچ سو، ہزار کے اتنے زیادہ نوٹ تھے کہ گننا بیحد مشکل تھا۔ دوسری طرف پیر حاجی شفیق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مخصوص انداز میں

آنکھیں بند کر کے نعت شریف پڑھتے جا رہے تھے اور نوٹوں کا ڈھیر اُن کے گھٹنوں تک پہنچ گیا تھا۔ نعت شریف کے بعد تین یا چار گٹھڑیاں باندھ کر اُن کی کار میں رکھی گئیں۔

مختصراً مگر جامع انداز میں محفل میلاد شریف کے بعد نکاح پڑھا گیا اور دعا کی گئی جس کے بعد لنگر شریف سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ شام کے وقت جب واپسی کے لیے روانگی ہوئی تو اُس کے بعد گاڑی کی پچھلی نشست پر لیٹ کر مجھے یاد نہیں کہ کب میری آنکھ لگ گئی اور پھر گھر پہنچ کر ہی آنکھ کھلی۔

اگلے دن ہم سب دھوم دھام کے ساتھ دوبارہ تیاری کر کے دعوتِ ولیمہ میں شامل ہونے کے لیے آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا پہنچ گئے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی مبارک کی خوشیاں جیسے زمانے بھر کے لیے شادمانی کا پیغام لے کر آئیں۔ بیلی خوشی سے نہال تھے اور مبارک بادیں دے رہے تھے۔ حضرت کرماں والا شریف گاؤں کے تقریباً آخر میں مشہور آٹا چکی تھی جس سے ملحقہ زرعی زمین پر مشتمل وسیع رقبہ صاف کروایا گیا تھا اور وہاں پر ٹینٹ لگے ہوئے تھے۔ ہزاروں لوگ دعوتِ ولیمہ میں شامل ہونے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ جب حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ دولہا بنے ہوئے تشریف لائے تو دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں، ایک طرف تو آپ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور پھر حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے بھی تھے چنانچہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی وجاہت اور شان و شوکت دیکھ کر دل بچھے چلے جا رہے تھے اور جانیں قربان ہونے کو تڑپ رہی تھیں۔ آج بھی محفل میلاد شریف سے تقریبِ ولیمہ کو سجایا گیا اور پھر حاضرین کے لیے طعام کا انتظام کیا گیا۔ میں نے اپنی زندگی میں بس ایک وہی شادی کی تقریب دیکھی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ پوری زندگی میں دولہا بھی صرف حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو ہی دیکھا ہے۔ پھر کوئی بھی سجا سنورا ہوا ہو، دل کو بھایا نہیں اور کوئی دل کو اچھا لگا بھی تو جما نہیں کہ دل کے نہاں خانے میں حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سج کر بھائے اور اُن کی محبت ہمیشہ کے لیے جم گئی۔

☆ محمد حماد اعوان طیّبی

میلاد کہاں لکھا ہے!

محفل میلاد سجانے والے عشاقِ رسول ﷺ سے بعض لوگ یہ سوال پوچھتے ہیں کہ بتاؤ، میلاد کہاں لکھا ہے؟ زیرِ نظر تحریر میں اِسکے متعلق مختصراً حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ اِس تحریر کے لیے کتاب ''خانقاہی نظام کے پانچ ستون'' سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جشنِ میلاد منانا دراصل حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر اظہارِ تشکر و مسرت کا نام ہے۔ ولادتِ باسعادت کی یاد میں اہل محبت کو جمع کر کے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت، آپ کی صورت وسیرت، آپ کے آباؤ اجداد، آپ کی ازواج واہلبیت، آپ کے صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ نیز شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے آپ کی شان عظمت نشان کا ذکر کرنا ''محفل میلاد'' ہے، اس موقع پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی اس دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ بالخصوص ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، نبی کریم، صحابہ کرام، اولیاء کرام اور آئمہ دین نے ذکر میلاد کیا ہے۔ آیئے سب سے پہلے رب کریم کی ''محفل میلاد'' کا ذکر کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کا ''ذکر میلاد'' قرآن میں:

ترجمہ: ﴿۱﴾ ''مجھے اس شہر مکہ کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور جو پیدا ہوا اس کی قسم''۔ (بحوالہ ''سورۃ البلد'' آیات ۱ تا ۳، پارہ ۳۰) ﴿۲﴾ ''ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا''۔ (بحوالہ پ ۱۷، ع ۷) ﴿۳﴾ ''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا''۔ (بحوالہ پ ۲۲، ع ۳) ﴿۴﴾ ''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (ﷺ) جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے''۔ (بحوالہ پ ۳، ع ۱۷) ﴿۵﴾ ''تحقیق اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں اپنا رسول بھیج دیا''۔ (بحوالہ پ ۴، ع ۱۱) ﴿۶﴾ ''وہی ذات ہے جس نے اپنا رسول بھیجا''۔ (بحوالہ ''سورۃ توبہ'' آیت ۳۳) ﴿۷﴾ ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑ جانا گراں گزرتا ہے''۔ (بحوالہ ''سورۃ توبہ'' آیت ۱۲۸)

مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ ہر آیت میں حضور نبی کریم ﷺ کی آمد اور ولادت با سعادت کا ذکر ہے۔ کہیں بھی آپ کو واپس بلانے کا ذکر نہیں۔ پہلے انبیاء کے جانے کے ساتھ ہی ان کا کلمہ منسوخ ہو گیا اور اگلے نبی کا کلمہ رائج ہو گیا۔ لیکن ہمارے نبی تو بس آئے ہیں، گئے نہیں لہذا ان کا کلمہ بھی قیامت تک رہے گا۔

ذکر میلاد..... حضور ﷺ کی والدہ کی زبان سے:

حضرت مائی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (۱) حضور ﷺ کی ولادت کے وقت مجھ سے ایسا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (۲) چاند خیمے کی طرح میرے اوپر جھک گیا اور ستارے میرے سر پر مشعلوں کی طرح ہو گئے۔ (۳) میں نے دیکھا تین جھنڈے گاڑ دیئے گئے۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

(۴) ولادت کے وقت ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ طبریہ کا بحریہ خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی۔ (۵) اور میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں جنا کہ آپ پاک وصاف تھے۔ آپ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ تھے اور مشک وعنبر سے معطر تھے۔ آنکھوں میں قدرتی سرمہ تھا اور آپ امت کی بخشش کی دعائیں کر رہے تھے۔ (بحوالہ ''نشر الطیب'' ص ۱۹، ''زرقانی ۱'' ص ۹۱'' مستدرک ۲'' ص ۶۰۰' ''مواہب الدنیہ ۱ ص ۵۹' ''نعمت الکبریٰ'' ص ۶۶'' ''بیہقی' ابونعیم'' وغیرہ)

ذکر میلاد ..... سرکار ﷺ کی اپنی زبانی:

(۱) بے شک اللہ نے تمام اشیاء سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔ اس وقت لوح وقلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، جن وانس، حتیٰ کہ کچھ بھی نہ تھا۔ (۲) میں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں۔ (۳) مجھے چھ چیزوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دے کر بھیجا گیا۔ (۴) مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔ (۵) مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا۔ (۶) مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ (۷) مجھے بہترین زمانے (ولادت کی افضل ترین گھڑیوں) میں بھیجا گیا۔ (۸) سوموار کو روزہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں پیدا ہوا۔ (بحوالہ ''مکتوبات شریف'' ص 75-100 ''بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوۃ شریف، ترمذی شریف'')

ذکر میلاد ..... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبانی

(۱) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اور جب آپ پیدا ہوئے تو تمام زمین روشن ہو گئی۔ (۲) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ پیدا ہوئے تو ساری روئے زمین نور سے چمک اٹھی۔ (۳) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ اے محبوب! آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے۔ گویا آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا۔ آپ سے زیادہ حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی

نہیں۔(بحوالہ ''خصائص الکبریٰ'' ج ا ص ۵۱ ''انوار تجلیات'' ص ۲۵)

ذکر میلاد.....اولیاء کرام اور ائمہ دین کی زبانی

(۱) امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ وہ نور ہیں کہ آپ کے نور سے چودھویں رات کا چاند منور ہوا اور سورج چمکنے لگا۔ (۲) حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''جاننا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش دوسرے انسانوں کی طرح نہیں۔'' (۳) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ: مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اور حضور ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے۔ فقیر محفل میلاد میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (''کلیات امدادیہ'' نمبر ۲، ص ۲۳) (۴) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ تمام اہل مکہ اس رات کو مکہ شریف میں ولادت شریف کے مقام کی زیارت کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھتے ہیں۔ (''مدارج النبوت'' نمبر ۲، ص ۲۳) (۵) غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے۔ جس کو ذکر میلاد شریف سن کر فرحت نہ ہو اور وہ اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (بحوالہ: ''الشمامۃ العنبریہ'' ص ۱۲)

سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں۔ جس گھر مسجد یا محلّہ میں بھی نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو۔ فرشتے اس گھر مسجد یا محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس گھر والوں سے قحط ووبا، آتش زنی وغرقابی، آفات وبلیات، بغض وحسد، نگاہ شر اور چوروں کے خطرے سے دور کر دیتا ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادر مطلق اور مالک حقیقی کے مقام صدق میں ہوتا ہے۔

(بحوالہ نعمۃ الکبریٰ، صفحہ 26)

☆ مزمل حسین خاں طیبی

نعت کا انعام

افغانستان کے صوبہ غور کے شہر جام (قدیم خراسان) میں ایک درویش، صاحبِ حال، عشقِ نبی ﷺ میں مستغرق، صوفی منش، نور الدین عبدالرحمٰن الجامی نے چھٹی صدی ہجری میں ایک نعت شریف لکھی۔ نعت لکھنے کے بعد وہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو اُن کا ارادہ بنا کہ میں مدینہ پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ ءاقدس کے قریب کھڑے ہوکر یہ نعت شریف سرکار ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کروں گا۔ چنانچہ حج بیت اللہ شریف کے لئے چل پڑے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ مکرمہ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عبدالرحمٰن جامی نامی شخص کو مدینہ طیبہ کی جانب سفر کرنے سے روک دیں۔ امیر مکہ مکرمہ نے خواب میں ملنے والی ہدایت کے مطابق فی الفور حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کو تاکید کے ساتھ منع کر دیا کہ آپ مدینہ منورہ نہیں جاسکتے۔ آپ کو اجازت نہیں ہے۔

مولانا جامی عاشق رسول ﷺ تھے، ان کے دل پر عشق نبی ﷺ اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ طیبہ کی جانب چل پڑے۔ کچھ سیرت نگار لکھتے ہیں کہ قافلے میں ایک صندوق میں بند ہوگئے لیکن پھر بھی امیر مکہ نے جانے نہ دیا اور کچھ لکھتے ہیں کہ بھیڑوں کے ریوڑ میں ان کی کھال اوڑھ کر چلتے چلتے مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگے۔ پھر بھی نہ آنے دیا۔ دوبارہ پھر امیر مکہ کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا جامی کو میرے روضہ پر

نہ آنے دینا۔ جب اس نے یہ حکم سنا تو اس نے اپنے آدمی دوڑا دیئے جو مولانا جامی کو مدینہ منورہ کے راستے سے پکڑ کر لے آئے اور امیر مکہ نے مولانا جامی علیہ الرحمہ کو جیل میں بند کر دیا۔

چنانچہ تیسری مرتبہ پھر امیر مکہ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا، جامی کوئی مجرم نہیں بلکہ ہم اس لئے اسے اپنے روضہ پر آنے سے روکتے ہیں کہ اس نے نعت کی صورت میں کچھ اشعار لکھے ہیں، جن کو وہ روضہ پر کھڑے ہو کر پڑھنا چاہتا ہے، اگر یہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا اور میری قبر انور پر حاضر ہو کر اس نے یہ اشعار پڑھے تو ہمیں باہر نکل کر اِس کا استقبال کرنا ہوگا۔

وہ مشہور و معروف نعت شریف حسبِ ذیل ہے:

تَنَم فَرسُودَہ جَاں پَارہ زِھجراں یا رَسُول اللہ

میرا جسم نا کارہ اور میری جاں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے

آپ کی جدائی میں، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

دِلَم پَژ مُردَہ آوارَہ زِعصیَاں یَارسُول اللہ

میرا دل مرجھایا ہوا ہے اور بھٹک رہا ہے

گُناہوں کے بوجھ سے، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

چُوں سُوئے مَن گزر آرِی مَنِ مِسکیں زِ نَاداری

حضور اگر کبھی آپ میری جانب قدم رنجہ فرمائیں،

اس عاجز و مسکین اور غریب و نادار سائل کی طرف

فِدائے نقشِ نعلَینَت کُنم جَاں یَا رسُول اللہ

آپ کے پاپوش مبارک کے نقش پر فدا

میری جان قربان، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

زِکردہ خویش حَیرانم سِیاہ شُد روز عِصیَانَم

حضور! میں اپنے کیے پر حیران ہوں،

روزِ حساب میرا اعمال نامہ گناہوں کی بہتات سے سیاہ ہوگا

پَشیمَانم پَشیمَانم پشِیماں یَا رسُول اللہ

میں انتہائی پشیماں اور سخت شرمندہ ہوں

پشیمان ہی پشیمان ہوں، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

زِجَامِ حُبِّ تو مَستَم با زَنجیرِ تو دِل بَستَم

آپ کی محبت کے جام سے میں مَست ہوں

دل آپ کے عشق کی زنجیر سے بندھا ہوا ہے

نمی گویم کہ مَن ہستم سُخن دَاں یَا رسُول اللہ

میں عاجز اور مسکین یہ نہیں کہتا کہ میں ہوں

عشق کی زبان سمجھنے والا یا کوئی شاعر، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

چُوں بازُوئے شفاعَت را کُشائی بَر گُنَہ گاراں

روزِ قیامت جب آپ اپنا بازوئے شفاعت کھولیں گے

اور کشادہ فرما کر گناہ گاروں کے سروں پر پھیلا دیں گے

مَگُن محرومِ جامی را دَرا آں یَا رسُول اللہ

اُس روز اِس عاجز جامی کو محروم نہ رکھیے گا

اُس جان جوکھوں کی نازک گھڑی میں، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

زِ مہجوری بر آمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

(آپ ﷺ کے ہجر میں دنیا کی جان لبوں پر آ گئی ہے، رحم فرمایئے اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ، رحم فرمایئے)

نہ آخر رحمۃ للعالمینی ز محروماں چرا فارغ نشینی

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی تو سارے عالم کے لئے رحمت ہیں؟ اِس لیے حضور! ہم محروموں سے اپنی چشمِ رحمت نہ ہٹائیں)

بروں آور سر از برد یمانی که روئے تست صبحِ زندگانی

یمنی چادر سرِ اقدس سے ہٹا کر اپنا جمالِ زیبا دکھایئے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ ہی زندگانی کی صبح ہے (نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کفن مبارک یمنی چادروں پر مشتمل ہے)

شبِ اندوہ مارا روز گرداں ز رویت روز ما فیروز گرداں

ہماری شبِ غم کو دن میں تبدیل کر دیجئے، اپنے جلوہ نمائی سے زندگانی کو کامرانی عطا فرمایئے۔

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ بہ سر بربند کافوری عمامہ

جسمِ اطہر پر معنبر لباس پہن لیجئے اور سر اقدس پر کافوری عمامہ کو جگہ دیجئے۔

ادیم طائفی نعلین پا کن شراک از رشتہء جانہائے ما کن

طائف کے ادیم کی بنی ہوئی نعلین پہن لیجئے، اس کے تسموں کی جگہ ہمارے رشتہء جاں کو کام میں لائیے۔

فرود آویز از سر گیسواں را فگن سایہ بہ پا سرو رواں را

سر اقدس سے دونوں طرف معنبر گیسو لٹکا لیجئے اور اپنے مناسب قد کا سایہ اپنے قدموں پر ڈالئے، یعنی ہماری مدد کو چلے آیئے یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

آپ ابرِ رحمت ہیں، کیا خوب ہو کہ کبھی ہم تشنہ لبوں کے حال پر بھی نظر فرمائیں۔

بہ حسن اہتمامت کار جامی طفیل دیگراں باید تمامی

کیا عجب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ کرم سے دوسروں کے طفیل میں جامی کا کام بھی بن جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

فضائل درود شریف

بارانِ رحمت

☆ حدیث 23

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے میری امت کے لوگو! مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے، لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔ (جامع صغیر جلد ۱)

☆ حدیث 24

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے، دوران خطبہ فرماتے سنا، بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 25

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف

لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔

☆ حدیث 26

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ کر یہ کہا، اے اللہ! انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لئے میری شفاعت واجب ہو گی۔ (مسند امام احمد)

☆ حدیث 27

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

☆ حدیث 28

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر جلد اول)

☆ حدیث 29

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع اعظم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 30

حضرت ابو ہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 31

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، بیہقی)

☆ حدیث 32

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف وسنن دارمی)

☆ حدیث 33

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پاک پڑھتے رہا کرو بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے۔

☆ حدیث 34

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر مبارک پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہیں جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا رہے گا کہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

پڑھا ہے۔(القول البدیع)

☆ حدیث 35

ایک روایت میں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس پر اللہ خود درود بھیجتا ہے، اس کے لئے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند شجر و حجر دعا کرتے ہیں۔(القول البدیع)

☆ حدیث 36

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں کہ اس میں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہ ہو مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اس درود پاک کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہ الٰہی میں درجہء قبولیت پر پہنچتی ہے اور اگر کوئی شخص دعا مانگنے کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دعا واپس لوٹ جاتی ہے۔(القول البدیع)

☆ حدیث 37

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ نے ایک مرتبہ فضائل حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چار سو بار حج کے برابر پائے گا وہ لوگ جن میں طاقت نہ تھی اس بات کو سن کر مایوس اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائیگا جو چار سو مرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنی چاہیے۔

☆ حدیث 38

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب غفور و رحیم ان کے سب کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (سعادت الدارین)

☆ حدیث 39

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کیا کرو کیوں کہ یہ دن یوم مشہود ہے، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا، ہاں! وصال کے بعد بھی سنوں گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو کھانا حرام کیا ہے۔

☆ حدیث 40

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے بھیجتا ہے، اُن کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے، اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

☆ حدیث 41

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 42

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جنت میں درود پاک کی اعلیٰ جزا دیکھیں گے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 43

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص

بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 44

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے، اور عاجز وہ ہے جو درود پڑھے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 45

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سوئی تلاش کرنے لگیں اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے تاباں کے نور سے سارے گھر میں روشنی ہوگئی اور سوئی مل گئی، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کا چہرہ مبارک کتنا روشن ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ویل یعنی ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہیں دیکھ سکے گا، عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کون ہوگا، جو آپ کو نہیں دیکھ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بخیل ہے، عرض کیا اور بخیل کون ہے؟ فرمایا: جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 46

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بڑے ظلم و جفا کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

☆ حدیث 47

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہ نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے

میں ہوں گے، پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے یا انہیں بخش دے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 48

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور اس حالت میں اٹھ کر چلی جائے کہ انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو وہ یوں اٹھے جیسے وہ بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔ (القول البدیع)

☆ حدیث 49

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو کہا آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی، حضور! اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا؟ تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہو وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا، رمضان المبارک نکل گیا اور وہ روزے رکھ کر بخشا نہیں گیا۔ میں نے کہا آمین، دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا کسی ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنت میں نہیں پہنچایا، یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا، میں نے کہا آمین، تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک ہو اور اس نے آپ پر درود پاک نہیں پڑھا تو میں نے کہا، آمین (حوالہ، بخاری شریف)

☆ حدیث 50

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

☆ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی

ٹرانس جینڈر قانون

پاکستان میں قانون سازوں کی حقیقی مسائل میں عدم دلچسپی کی وجہ سے ایک ایسا قانون پاس کر دیا گیا جس کے ماتحت کوئی بھی شخص شناختی کارڈ بنواتے ہوئے اپنی جنس اپنی مرضی سے لکھوا سکتا ہے اور کوئی اُس سے دوسرا سوال نہیں کر سکتا۔ دراصل یہ قانون خواجہ سراء حضرات کی سہولت کے لیے بنایا گیا تھا لیکن جلد ہی انکشاف ہوا کہ اِس قانون کا غلط استعمال کر کے بعض نفسیاتی مریض اپنی جنس تبدیل کروا رہے ہیں۔ چنانچہ انتہائی ضروری ہے کہ مشکوک جنس کا تعین میڈیکل رپورٹ سے مشروط کیا جائے۔ ورنہ حالات کیا ہو جائیں گے۔ اِس تحریر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مستقبل کے پاکستان میں ہر خاندان پریشان ہوگا، صورت حال کیا ہوگی، ایک مختصر سا خاکہ ملاحظہ کیجیے۔ یہ 2060ء ہے۔ آج پاکستان میں ہر خاندان پریشان ہے۔

مام! آخر آپ کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں کہ شکیلہ لڑکا نہیں لڑکی ہی ہے۔ ثاقب نے کہا۔

وہ کیسے؟ دیکھ رہے ہیں آپ، اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ مام نے اپنے ہسبینڈ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے ہم بچپن سے جانتے ہیں وہ لڑکا ہی تھا ابھی دو ماہ قبل ہی تو اس نے شناختی کارڈ کے دفتر میں جا کر اپنی جنس تبدیل کرائی ہے۔۔۔۔۔ یہ لڑکی کیسے ہو سکتی ہے؟ موم نے غصے

سے کہا۔

مام بس! آپ شکیلہ کی توہین کیسے کرسکتی ہیں؟ ہر شخص کو قانون میں اجازت ہے کہ وہ اپنی جنس تبدیل کرسکتا ہے۔۔۔ثاقب نے ہاتھ اٹھا کر مام کو اشارے سے شٹ اپ کال دی۔

جب قانون نے اجازت دے دی ہے تو پھر کیا پریشانی ہے؟ ثاقب نے کہا۔

یہ گناہ ہے، ہم جنس پرستی ہے، اسی وجہ سے لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا تھا۔۔۔ڈیڈ نے کہا۔

پاکستان کے آئین میں لکھا ہے کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بن سکتا اور اگر یہ قانون قرآن کے خلاف تھا تو بتایئے جن سیاسی جماعتوں نے اس بل کی حمائیت کی، کسی بھی مسلک کے مفتی صاحب نے انہیں ووٹ نہ دینے کا فتویٰ دیا؟۔۔۔اس زمانے کی سیاسی جماعتیں بھی اسلامی ٹچ دیا کرتی تھیں وہ بھی تو اس بل کی حمایت میں تھیں۔۔۔ثاقب نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

تم کچھ نہیں جانتے۔ڈیڈ نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

بابا میں نے شہر کے سب سے مہنگے اسکول سے پڑھا ہے، میں نے گریجویشن پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی سے کیا ہے، جہاں پاکستان کی ایلیٹ کلاس آتی ہے، اب بھی اگر میں کچھ نہیں جانتا تو پھر تو آپ نے مجھ پر جو کچھ خرچ کیا وہ سب برباد ہوگیا۔ثاقب نے بدتمیزی کرتے ہوئے کہا۔

ہاں! واقعی سب کچھ برباد ہوگیا۔۔۔ڈیڈ نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

آپ نے میری شادی شکیلہ سے نہیں کی تو میں کورٹ میرج تو کر ہی لوں گا۔۔۔ثاقب یہ کہہ کر گھر سے نکل گیا۔

کئی گھروں میں یہ مسئلہ جنم لے گا اس قانون کو بنیاد بنا کر کہیں مرد، مرد سے تو کہیں عورت عورت سے شادی کرے گی اور قومِ لوط کے عذاب کو دعوت دے گی۔

کئی ہولناک معاشرتی مسائل جنم لیں گے۔ کہیں وراثت کے مسائل جنم لیں گے بیٹیاں دوگنا حصہ لینے کے لیے اپنی جنس تبدیل کرا کر بیٹا ظاہر کریں گی اور ڈبل حصہ لیں گی۔

کہیں مرد اپنی جنس تبدیل کرا کر عورت بن جائے گا اور پھر عورتوں کے لیے جو مسائل جنم لیں گے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

امریکہ کا ٹرانسجینڈر fallon fox ایک مرد ہے اس نے خود کو عورت کی جنس میں تبدیل کرالیا اور امریکہ میں اس کو عورت تسلیم کرلیا گیا اور اس کو عورتوں کے کھیلوں میں اجازت دے دی گئی پھر مارشل آرٹ کے ایک مقابلے میں اس کا مقابلہ ایک خاتون فائیٹر tamikka brents سے ہوا۔ Fallon fox نے ایک مکا جب tamikka brents کے سر پر مارا تو اس کے سر میں سات جگہ فریکچر ہوا اور اسے ہسپتال لے جانا پڑا tamikka brents کا اپنا کہنا تھا کہ میں نے زندگی میں کبھی اتنا زبردست مکا نہیں کھایا اس ایک مکے نے نظریہ مساوات اور ٹرانسجینڈر کے قوانین کو طشت از بام کر کے رکھ دیا۔

احبابِ من! اس بات کو غور سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ حقوق جنس کے نہیں بلکہ رشتوں کے ہوتے ہیں۔۔۔

ماں اور بیوی دونوں ہی ایک جنس ہیں مگر دونوں کے حقوق میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔ اگر حقوق کا تعین جنس کے اعتبار سے کیا جانے لگا تو محرم رشتوں کا تقدس سراسر پامال ہوجائے گا۔ آپ چاہتے ہیں کہ ایسا کچھ آپ کے بچے اور بچیوں کے ساتھ ہو؟

یہ جنگ کسی مسلک کی نہیں ہے۔۔۔ یہ جنگ کسی طبقے، کسی زبان، کسی فرقے کی نہیں، یہ جنگ انسانیت کی جنگ ہے۔ ... یہ جنگ میری اور آپ کی جنگ ہے ..... یہ جنگ نسلِ نوء کی جنگ ہے .... یہ جنگ ہماری فنا و بقاء کی جنگ ہے۔

جنگ مسلط ہوچکی ہے، دشمن گھر میں گھس چکا ہے، لڑیئے۔۔۔ بے باک ہوکر لڑیئے اور متحد ہوکر لڑیئے! یہ جنگ شعور کی جنگ ہے شعور کے ساتھ لڑیئے!

محمد سمیع اللہ نوری طیبی

مُرشد ہو تو

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

''حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیلی ''مولوی مقصود احمد'' ساکن باجڑہ گڑھی ضلع سیالکوٹ نے اپنی ضعیف العمری اور علالت کے باوجود یہ واقعات لکھوائے۔ جہاں ان واقعات سے ایک مرید صادق کی کیفیات سے آگاہی ہوئی' وہاں حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی شان والمرتبت کا اظہار ہونے کے ساتھ ساتھ عقائد اہل سنت و جماعت درست ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی کہ اولیاء اللہ خداوند تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور قوت کے حامل ہوتے ہیں، مخلوق خدا کو نفع پہنچاتے اور اصلاح و رہنمائی و تربیت فرماتے ہیں۔ آیئے! مولوی مقصود احمد صاحب کے ہمراہ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کی محفلوں میں حاضری کا شرف حاصل کریں''

میرا ایک پیر بھائی ملتان شریف کا رہنے والا ڈاکٹر عبداللہ جو پہلے سیالکوٹ میں رہتا تھا۔ پھر وہ منٹگمری میں چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ بھائی مقصود احمد تم سیالکوٹ سے یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ وہاں دشمن کا حملہ عنقریب ہونے والا ہے۔ میں تمہیں یہاں ملازمت دلوا دوں گا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرے یہاں آنے کا ذکر کریں۔ اگر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آنے کی اجازت دی تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔ ظہر کے بعد اس نے مجھے بتایا کہ میں نے تین دفعہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے

تمہارے یہاں آنے کے متعلق سوال کیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کملے ہو گئے ہو۔ کیوں اس غریب کو قبل از وقت مہاجر بناتے ہو۔ ہم نے تو اس گاؤں کو قیامت تک نہیں چھوڑنا۔ میری تسلی ہوگئی تو میں آرام سے وہاں رہنے لگا۔

جب 1965ء میں دشمن کے حملہ کرنے پر تمام لوگ گاؤں سے نکل آئے تو ہم بھی شہر سیالکوٹ آ کر دو تین سال تک قیام پذیر رہے اور پھر گاؤں واپس جا کر عالیشان مکان تیار کرایا اور اب ہر سال وہاں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس ہوتا ہے جس میں حضرت بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والے شریف تشریف لایا کرتے ہیں تو باجڑہ گڑھی اور گردونواح کے دیہات سے بے شمار لوگ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت میں شامل ہو گئے ہیں۔

ہمارے گاؤں سے نزدیک دوسرا گاؤں موضع سلیم ہے جس سے ایک لڑکا منظور احمد قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر کے دس بارہ سال تک حضرت کرماں والے شریف میں رہا۔ پھر اس کا والد چراغ دین بھی آپ کی بیعت میں شامل ہو گیا مگر اس کا دادا مسمی برکت علی کسی دوسرے بزرگ کا مرید تھا جو شکر گڑھ کی طرف سے ان کے گاؤں آیا کرتا تھا۔ بابا برکت علی نے بتایا کہ میں ایک دفعہ کسی کام کیلئے گجرات گیا تھا۔ وہاں جا کر میرے دل میں خیال آیا کہ بابا کرم الٰہی (کانواں والی سرکار) کی زیارت کرنی چاہئے۔ میں اس کے ڈیرا مبارک پر چلا گیا۔ بابا کرم الٰہی کے سامنے بے شمار لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان میں جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سرکار نے فرمایا، سب آدمی چلے جاؤ کوئی یہاں نہ رہے۔ تو تمام آدمی فوراً اٹھ کر چلے گئے، چند آدمی بیٹھے رہے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ تو پھر سرکار نے فرمایا کہ تم بھی چلے جاؤ ورنہ تمہارا ابوٹا اُکھاڑ دوں گا۔ پھر باقی تمام لوگ چلے گئے، صرف میں تنہا بیٹھا رہا۔ پھر تیسری دفعہ سرکار نے غصہ سے کہا کہ میں نے تمہارا ابوٹا اُکھیڑ دیا ہے۔ اس بات کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میری تمام روحانی اور جسمانی طاقت ختم ہو گئی ہے۔

جب میں گاؤں واپس آیا تو نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں جانے کے لئے دل نہیں چاہتا تھا' ہر وقت پریشان رہتا تھا۔ میرے چند پیر بھائی اسے ہمراہ لیکر حضرت کرماں والا شریف میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو انہوں نے تمام واقعہ بابے کرم الٰہی والا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیان کر دیا تو آپ نے نہایت ہی عمدہ مثال دیکر فرمایا کہ رات کو جب بچے باہر کھیلتے ہیں تو ایک لڑکا اٹھ کر خشک لکڑیاں پکڑ کر زمین میں گاڑنا شروع کر دیتا ہے تو دوسرے لڑکے اسے پوچھتے ہیں کہ کیا کر رہے ہو تو وہ کہتا ہے کہ میں باغ لگا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا لڑکا اٹھ کر ان لکڑیوں کو زمین سے اکھیڑنا شروع کر دیتا ہے تو دوسرے لڑکے اسے پوچھتے ہیں کہ تم کیا کر رہے ہو تو وہ جواب دیتا ہے اس کے باغ میں لگائے ہوئے پودے اکھیڑ رہا ہوں۔ تو جناب نے فرمایا' اسی طرح ایک بچے نے تمہارا پودا لگایا تھا اور دوسرے بچے نے فوراً اکھیڑ کر اسے پھینک دیا ہے اگر کسی مرد نے لگایا ہوتا تو پھر کوئی نہ اکھاڑتا۔ اب جدھر مرضی ہے جاؤ کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہیں کرے گا۔

پھر ہم نے دیکھا کہ بابا برکت علی دن رات ہی مسجد میں رہ کر اللہ اللہ کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ جب اس کا آخر وقت آیا تو اس رات ہمارے چند پیر بھائی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے تہجد کے وقت اٹھ کر پہلے وضو کیا اور پھر چارپائی پر لیٹ کر ہاتھ زیر ناف ہاتھ باندھ لئے۔ جب صبح غسل دینے لگے تو اس کے بازو دھونے کیلئے حرکت کرتے تھے۔ جب ہاتھوں کو اٹھاتے تو خود بخود جسم پر آ کر لگ جاتے۔ جب غسل دینے کے بعد لاش کو اٹھا کر چارپائی پر رکھا اور کفن دینے کے لئے بازوؤں کو سیدھا کرنا چاہا تو انہوں نے بالکل حرکت نہ کی۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ کسی نے رسی سے انہیں باندھ دیا ہے۔ پھر اسی حالت میں کفن پہنا دیا گیا تو بابا برکت علی مرحوم کے انتقال کے وقت بالکل وہ حالت ہوئی جیسے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی انتقال کے وقت ہوئی تھی۔ آپ نے بھی اسی طرح اپنے آخری وقت میں تیمّم کر کے چارپائی پر لیٹ کر اپنے ہاتھ زیر ناف باندھ لئے تھے اور غسل دینے کے وقت ادھر ادھر حرکت

کرتے رہے مگر جب کفن پہناتے وقت بازوؤں کو سیدھا کرنا چاہا تو اس طرح زیر ناف بازو باندھے رہے اور بالکل سیدھے نہ ہوئے۔ سبحان اللہ یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان مبارک کا مکمل ثبوت ہے کہ اب جہاں مرضی ہے جاؤ تمہارا بوٹا کوئی نہیں اکھیڑے گا۔

حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ قطب مدار کا تھا۔ اس لئے آپ کے سامنے ہر وقت مختلف مشکلات والے لوگ آ کر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے یہ بات نہ کہی کہ یہ تمہارا واقعہ میرے بس کا نہیں بلکہ ہر ایک سائل کی بات سنتے اور فرماتے کہ جاؤ داڑھی رکھ لو نماز پنجگانہ پڑھا کرو اللہ کریم رحم فرما دیں گے۔

ہمارے ضلع سیالکوٹ میں ایک نیا ڈپٹی کمشنر آ گیا اور اس نے آتے ہی محکمہ تعلیم کے دفتر میں حکم دے دیا کہ جو سکول ماسٹر اپنے گاؤں سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ان سب کو پندرہ پندرہ میل کے فاصلہ پر تبدیل کر دیا جائے تو میں یہ بات سن کر قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجودہ مقام حضرت کرماں والا شریف میں پہنچ گیا۔ آپ کے سامنے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضور فرمانے لگے مولوی جی خیر ہے۔ میں نے کہا جی خیر ہے۔ تو آپ نے جذبہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ خیر ہی ہو جائے گی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کے قریب ہو کر عرض کی کہ حضور میرا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ خیر کر دے گا کس نے تمہارا تبادلہ کیا ہے اس کا اپنا تبادلہ ہو جائے گا۔

چنانچہ تین ماہ کے بعد ڈپٹی کمشنر سید حسنات احمد صاحب آ گئے اور انہوں نے تمام ملازمین کو جو گھروں سے دور تبدیل کئے گئے تھے۔ ان سب کو واپس اپنے پہلے سکولوں میں بھیج دیا اور پہلا ڈپٹی کمشنر جس نے تبادلے کئے تھے ڈپٹی کمشنر سے نیچے گر کر دیہاتی یونین کونسلوں کا چیئرمین بن گیا۔ پہلے جب وہ اپنے دورہ پر آتا تو علاقے کے تمام معزز لوگ اور سکول ماسٹر اس کا نہایت شاندار طریقے سے استقبال کرتے مگر اب اسے کوئی دیکھتا تک نہیں تھا کہ یہ کون آ رہا ہے۔ اب یونین کونسلوں کے سیکرٹری کے پاس اکیلا چند گھنٹے بیٹھ کر واپس چلا جاتا۔ یہ سب

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرم فرمائی تھی جو ہم لوگوں پر ہوئی۔

میری تنخواہ 36 روپے تھی اور یہ تنخواہ ملازم ہونے کے بعد تیرہ چودہ سال یہی رہی۔ ایک دفعہ میں اپنے چند پیر بھائیوں کے ساتھ حضرت کرماں والے شریف میں گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد میں اکیلا ہی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو جناب نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی جی تنخواہ کیا ہے۔ میں بتانے لگا تو آپ نے فوراً فرمایا کیا بتائی ہے، بہت ہے، گھاٹا (نقصان) نہیں ہوگا۔ اس بات کو اب 60 سال گزر چکے ہیں۔ تنخواہ بھی بڑھتی رہی اور تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ سب کی شادیاں بھی کیں مگر کسی سے ادھار یا قرضہ لینے کی ضرورت نہیں پڑی بلکہ مجھ سے زیادہ آمدنی والے رشتہ دار مجھ سے ادھار مانگ لیا کرتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ رات کو جناب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے عرض کیا کہ اب تک تمام ملازم 60 سال کی عمر کے بعد ریٹائر ہوتے تھے مگر اب حکومت ریٹائرمنٹ کی عمر 55 سال کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم فکر نہ کرو، تم 60 سال تک ملازمت کرو گے۔ چنانچہ 60 سال کی عمر پر مہر لگ گئی اور اب تک 60 سال کی عمر تک ملازمین ریٹائرڈ ہوتے رہے۔ پھر میں نے ریٹائر ہونے کے قریب عرض کیا کہ جناب میں اب ریٹائر ہونے والا ہوں مگر ہماری پنشن نہیں ہے، میں کیا کروں گا تو جناب نے فرمایا، کوشش کرو، پنشن لگ جائے گی۔ چنانچہ ریٹائر ہونے کے بعد میں نے ریٹائرڈ مدرسین کو پہلے چونڈہ میں اور پھر پسرور میں جلسہ کے لئے جمع کیا اور پھر بعد مشورہ کے ریٹائرڈ مدرسین نے لاہور میں دو دفعہ جلوس نکالا۔ پاکستان کے تمام مدرسین نے اکٹھا ہو کر ایوب خاں کے دور میں اسلام آباد جا کر جلوس نکالا تو ہماری پنشن آغاز ملازمت سے منظور ہوگئی۔ ریٹائر ہونے پر میری تنخواہ 235 روپے تھی اس لئے میری پنشن 150 روپے مقرر ہوئی اس کے بعد تنخواہیں بڑھنی شروع ہوگئیں تو ہماری پنشن میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ چنانچہ اب میں تین چار سال سے 900 روپے ماہوار پنشن حاصل کر رہا ہوں۔ اب سب ملازمین کی پنشن لگ جاتی ہے۔

یہ سب قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرم فرمائی اور عنایت کا نتیجہ ہے۔

تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

شیخ المشائخ **بابا** جی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب کام، فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فروغ دین کے سلسلے میں **18** ستمبر کو بیلی ذاکر حسین کے چک امیر لا**لیکا** کے گھر محفل ذکر اہل **بیت** کا انعقاد کیا **گیا**۔ جس کا **با**قاعدہ آغاز تلاوت قرآن **پاک** سے کیا **گیا** اور **نعت** رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی گئی۔ اور منقبت اہل **بیت** پیش کرنے کی سعادت محمد عامر عمروٹو نے حاصل کی۔ اس کے بعد ضلعی نگران تحصیل امیر شیخ محمد **نصر** اللہ نے بیان کیا اور بیلیوں کو تبلیغ دین، درود شریف پڑھنے اور محفل میلاد منانے کی دعوت دی۔ مقامی بیلیوں نے کثیر تعداد میں **شرکت** کی۔ آخر میں درود و سلام پیش کرنے کے بعد ملک **پا**کستان میں امن و سلامتی اور حضرت کرماں والا شریف کی آل اولاد کے لیے عمر درازی کی دعائے خیر کی گئی۔

پیر سیّد شہر یار بخاری کے حکم کے مطابق گھر گھر محفل میلاد کے سلسلے میں ضلعی نگران تحصیل امیر شیخ محمد **نصر** اللہ طیّبی نقشبندی محلّہ **نظام** پورہ کے گھر ہفتہ وار محفل میلاد کا انتظام کیا گیا۔ جس میں امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف، جاوید طیّبی کھرل، امیر تبلیغ محمد عابد طیّبی، امیر تبلیغ ملک محمد ندیم، امیر تبلیغ محمد جاوید سبزی والا، امیر تبلیغ محمد ابرار چائے والا، امیر تبلیغ محمد احمد سہو چک محمود پورہ لا**لیکا**، بیلی محمد عبداللہ اور بیلی محمد عبدالجبار مستری نے **شرکت** کی۔

تمام بیلیوں نے پیر سیّد شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا

شریف کے حکم کے مطابق اور شیخ المشائخ بابا جی سید میر طیّب علی شاہ بخاری کے خانقاہی نظام خدمت خلق کے ماتحت سیلاب متاثرین افراد کی امداد کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔تمام بیلی راشن لے کر یکم ستمبر کو حضرت کرماں والا شریف پہنچے اور 2 ستمبر کو تمام راشن لے کر تونسہ شریف کے لیے روانہ ہوئے۔جس میں محمد سمیع اللہ نوری صاحب، شیخ نصر اللہ صاحب، بیلی محمد عابد، بیلی محمد سلیم ، بیلی شیخ فاروق،صوفی محمد اشرف، جاوید کھرل طیّبی،غلام مصطفے اور چوہدری حق نواز شامل تھے۔

تبلیغی دورہ ضلع بہاولنگر

شیخ المشائخ بابا جی پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری وساری رکھتے ہوئے اور وارثِ کرم پیر جی سیّد شہریار بخاری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) کے حکم کے مطابق تبلیغ دین کے فروغ کے لیے 5 اگست کو تبلیغی دورہ کیا گیا جس میں ضلعی نگران وتحصیل امیر شیخ نصر اللہ صاحب، امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف، جاوید طیّبی کھرل، امیر تبلیغ محمد عابد طیّبی، امیر تبلیغ ملک محمد ندیم، امیر تبلیغ محمد جاوید سبزی والا، امیر تبلیغ محمد ابرار حسین طیّبی، بیلی عبداللہ، عبدالجبار مستری، بیلی ممتاز احمد طیّبی اور تمام بیلیوں نے شرکت کی اور اپنے پیرومرشد کے حکم کے مطابق لوگوں کو درود شریف کثرت سے پڑھنے اور محفل میلاد منانے کی دعوت دی۔پہلی محفل امیر تبلیغ محمد یاسین طیّبی (چک ماترا) کے گھر ہوئی۔دوسری محفل بیلی حافظ مدثر کے گھر ہوئی۔تیسری محفل شہدائے کربلا بیلی خادم حسین کے گھر ہوئی۔اس کے بعد مسلم کالونی میں بیلی جناب بابا رفیق کی والدہ کا چہلم شریف کا ختم دلوایا گیا۔اس کے بعد محلّہ نظام پورہ میں بیلی عبدالجبار مستری کے گھر محفل شہدائے کربلا منعقد کی گئی۔آخر میں دعا کے بعد بیلیوں کو لنگر شریف کھلایا گیا۔

شجرۂ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیّبیہ حضرت کرماں والا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے

دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے

میرا دل معمور کر صدق و یقیں کے نور سے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
شیخ کامل بایزید باخدا کے واسطے

ابوالحسن خرقانی ، شیخ بوعلی صاحب کمال
خواجہ یوسف شہ جود و سخا کے واسطے

عبدالخالق غجدوانی عارف و محمود نیز
شیخ علی رامیتنی شاہ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ بابا سماسی حضرت سید امیر
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے

شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
حضرت یعقوب چرخی با صفا کے واسطے

خواجہ احرار دانائے رموزِ معرفت
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے

شیخ درویش محمد اور خواجگی امکنگی
باقی باللہ عارفِ راہ ہدیٰ کے واسطے

شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم و سعید
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے

خواجہ حنیفی ، شیخ زکی اور محمد نیز
خواجہ زمان سلطان الاولیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد قاضی احمد ، شاہ حسین
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے

حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے

یا الٰہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
شیر حق شیر محمد باصفا کے واسطے

قطب عالم شیخ کامل چارۂ بے چارگاں
حضرت اسمٰعیل شاہ غوث الوریٰ کے واسطے

کر عطا سب کو الٰہی دو جہاں کی نعمتیں
شاہ کرماں والے اتقیاء کے واسطے

پیر سیّد محمد علی ، خواجہ سیّد عثمان علی
وارثانِ بحر کرم ، اولیاء کے واسطے

محبتِ رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
میر طیب علی راہنما کے واسطے

کر کرم کر و اکرم دونوں جہاں میں رکھ شرم
کر کرم اے کرماں والے تو خدا کے واسطے

Monthly "Majalla Hazrat Karmanwala"

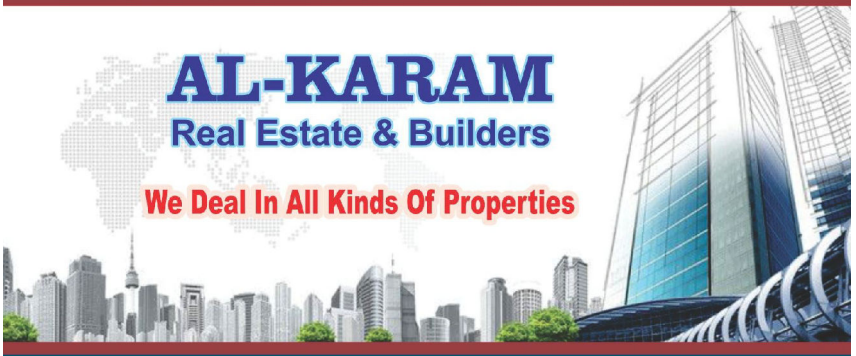

0345-4003563
0321-4003563
0300-4003563

محمود اکبر گِل

محتاجِ کرم

Monthly "MAJALLAH HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL-144
Rabi' al-Awwal 1444 Hijri, October 2022

سالانہ محفل میلاد
14 ربیع الاول
15

سالانہ عرس مبارک
27 فروری
28

سالانہ ختم شہدائے کربلا
10 محرم

آستانہ عالیہ کرماں والا
حضرت شریف اوکاڑا

زیرسایہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری
پیر سیّد محمد میرام بخاری

زیرنگرانی پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

Like /Hazratkarmanwala /Babajee.karmanwala
YouTube/karmanwala
www.karmanwala.com

نیو لائٹ ہاؤس
NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152
Cell: 0300-9425750

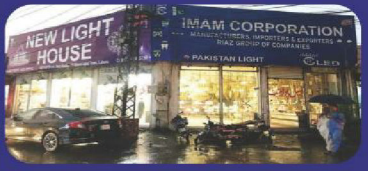

IMAM CORPORATION
IMPORTERS ,EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-37639342
042-37670108
042-37670110
Fax: 042-35427409
Mob: 0300-4035426 محمد شہریار
0323-8435882 محمد علی یار

MUHAMMAD RIAZ
Chairman
ریاض گروپ آف کمپنی
امام کارپوریشن

★ امپورٹر، اکسپورٹر اینڈ مینوفیکچرر ★

ڈیلر اینڈ مینوفیکچرر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈا مکہ الیکٹرک مارکیٹ، لاہور